روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
# الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 15 جنوری 2009ء 17 محرم 1430 ہجری 15 صلح 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 11

## عجائبات قرآن

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے قرآن کریم کے متعلق فرمایا۔

**لا تنقضی عجائبه**

اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن باب فضل القرآن حدیث نمبر 2831)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یادرکھوقرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اورنجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جوقرآن شریف پرعمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کواس پراعتقاد ہی نہیں۔اوروہ اس کوخداتعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔لیکن وہ لوگ جوایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہےاورنجات کا شفابخش نسخہ ہے،اگروہ اس پرعمل نہ کریں توکس قدرتعجب اورافسوس کی بات ہے۔ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔پس ایسے آدمی جو خداتعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اورلاپرواہیں ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کومعلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اورشیریں اور خنک ہےاوراس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیراورشفا ہے۔ یہ علم اس کویقینی ہے لیکن باوجوداس علم کےاور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔اسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمہ پرمنہ رکھ دیتا اورسیراب ہوکراس کے لطف اورشفابخش پانی سے حظ اٹھاتا۔مگر باوجودعلم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بےخبر۔اوراس وقت تک اس سے دوررہتا ہے جوموت آکرخاتمہ کردیتی ہے۔اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اورنصیحت خیز ہے۔..........کی حالت اس وقت ایسی ہی ہورہی ہے۔وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اورکامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پرہم کوعمل کرنا چاہئے، مگرنہیں۔اس کی پروابھی نہیں کی جاتی۔ایک شخص جونہایت ہمدردی اورخیرخواہی کے ساتھ اورپھرنری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خداتعالیٰ کے حکم اور ایماء سے اس طرف بلاوے تو اسے کذّاب اوردجّال کہا جاتا ہے۔اس سے بڑھ کراورکیا قابل رحم حالت اس قوم کی ہوگی......کو چاہئے تھا اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کوعظیم الشان نعمت سمجھیں اوراس کی قدرکریں۔اس کی قدر یہی ہے کہ اس پرعمل کریں۔ اورپھر دیکھیں کہ خداتعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اورمشکلات کودورکردیتا ہے۔کاش..........سمجھیں اورسوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک نیک راہ پیدا کردی ہے۔اوروہ اس پرچل کرفائدہ اٹھائیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 141.140)

قرآن کوچھوڑکرکامیابی ایک ناممکن اورمحال امر ہے۔اورایسی کامیابی ایک خیالی امر ہےجس کی تلاش میں یہ لوگ لگےہوئے ہیں۔صحابہ کےنمونوں کواپنے سامنے رکھو۔دیکھوانہوں نے جب پیغمبرخداصلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اوردین کودنیا پرمقدم کیا تو وہ سب وعدے جواللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہوگئے۔ابتداء میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہرآزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہوکروہ پایا جوصدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 409)

قرآن شریف کےانواروبرکات اوراس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اورتازہ بتازہ ہیں ..............اوراللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کواس کی حمایت اورتائید کے لئے بھیجتا رہا ہے۔کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا کہ (۔) یعنی بےشک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن شریف) کونازل کیا ہےاورہم ہی اس کےمحافظ ہیں۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 450)

## عائلی زندگی کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات بطور نشر مکرر

۞ مجلس شوریٰ پاکستان 2008ء کی سفارشات کی روشنی میں معاشرہ میں احمدی گھرانوں کو جنت نظیر بنانے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے عائلی زندگی کے متعلق فرمودہ خطبات درج ذیل شیڈیول اور پاکستانی وقت کے مطابق ایم ٹی اے پرنشر ہورہے ہیں۔احباب اس سے استفادہ فرمائیں۔

**ہر ہفتہ** 12:00 بجے دن اور 9:30 بجے رات
**ہر اتوار** 4:30 بجے شام اور 10:15 بجے رات
**ہر سوموار** 3:15 بجے صبح (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

## وقف جدید کے نئے سال کا علان

۞ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے سال نو کا اعلان فرمادیا ہے۔اللہ تعالیٰ نیا سال مبارک کرے۔آمین

جملہ امرائے کرام ،صدران جماعت ،سیکرٹریان مال ،سیکرٹریان وقف جدید نئے سال کے وعدہ جات کے حصول کے سلسلہ میں چندضروری امور کومدنظر رکھتے ہوئے دعااور تدبیر سے کام لیتے ہوئے اس الٰہی تحریک کومضبوط کرنے کیلئے بھرپور سعی فرما کرممنون فرمائیں۔

☆احباب جماعت مرد وزن چھوٹے بڑے سب اس الٰہی تحریک میں شامل کئے جائیں ۔ اچھی طرح تسلی کرلیں کہ کوئی فرد جماعت نہ رہ جائے۔

☆بالغان اور دفتر اطفال کے علیحدہ فارموں پر الگ الگ وعدے حاصل کئے جائیں۔

☆مد امدادمراکز میں بھی حسب استطاعت احباب کوتحریک کریں کہ حسب توفیق کچھ نہ کچھ ضرور وعدہ اورادائیگی فرمائیں۔

☆تمام احباب سے مالی وسعت کے مطابق وعدے حاصل کرنے کی سعی کی جائے۔

☆حضور انور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2009ء میں فرمایا کہ نومبائعین کو وقف جدید میں شامل کریں ۔لہٰذا اپنی جماعت کے زیادہ سے زیادہ نومبائعین کووقف جدید میں شامل کیا جائے۔احباب کو وعدوں کے حصول کے ساتھ وصولی کی درخواست بھی کی جائے جس حد تک ممکن ہو وصولی کر لی جائے۔کوشش کریں کہ ماہ فروری کے وسط تک لازماً وعدے دفتر پہنچ جائیں ۔اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔
(ناظم مال وقف جدید)

تعارف

# خلافت جوبلی مجلّہ لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور

## بعنوان حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت لاہور میں

پنجاب کے دل اور دارالخلافہ لاہور کی سرزمین اللہ کے نیک بندوں کی وجہ سے متبرک رہی ہے۔ لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود کے قدم چومنے کے بعد اس خطہ زمین نے وہ مقام و مرتبہ حاصل کیا جو تاریخ احمدیت میں رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا اور پھر لاہور کو خاص تاریخی حیثیت اس لئے بھی حاصل ہے کہ حضرت مصلح موعود نے اسے اپنا دوسرا وطن قرار دیا۔

حضرت مسیح موعود کا لاہور سے تعلق نصف صدی پر پھیلا ہوا ہے۔ آپ نے پہلی مرتبہ 1857ء میں اس خطہ ارض پر قدم رنجہ فرمایا اور 1908ء میں وفات بھی یہیں پائی۔ حضرت مسیح موعود پر خدائی قدرت ورحمت کے کئی نشانات اس شہر میں ظاہر ہوئے۔ حضور کا آخری سفر، آخری تصنیف، آخری خطاب اور آخری الہام اسی شہر عزیز میں ہوا اور پھر خلفاء احمدیت کا لاہور سے تعلق، اسفار اور مصروفیات بھی اتنی زیادہ ہیں کہ ان کو احاطہ تحریر میں لانا اتنا آسان نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور کو یہ توفیق سعید عطا فرمائی کہ قیام خلافت احمدیہ کے ایک سو سال مکمل ہونے پر اپنی ذہنی استعدادوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے حضرت مسیح موعود اور ان کے خلفاء کے سفر لاہور، تعلق اور مصروفیات کو تاریخی لحاظ سے مدون و مرتب کریں اور ان کی یہ کاوش 350 صفحات پر مشتمل ایک خوبصورت مجلّہ کی صورت میں کامیابی سے منظر عام پر آئی ہے اور یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہے کہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر لجنہ لاہور نے یہ تاریخی دستاویز شائع کر کے حضرت مسیح موعود اور خلافت سے وابستگی کا حق ادا کر دیا ہے اور لاہور کے بارے میں ایسی گم گشتہ اور بھولی بسری باتوں کو اکٹھا کیا ہے کہ احباب جماعت کے لئے لاہور کے بارے میں اتنی ڈھیر ساری معلومات ایک جگہ اکٹھا کرنا تحفہ خاص ہے۔ امید ہے تاریخ احمدیت لاہور میں یہ ایک مفید اضافہ جماعتی لٹریچر میں ایک اہم بات ثابت ہوگا۔

اس مجلّہ کے مندرجات کی ایک جھلک ہدیہ قارئین ہے۔ صد سالہ خلافت جوبلی جماعت احمدیہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مجلّہ لجنہ لاہور کے لئے خصوصی تاثرات، والدہ ماجدہ حضور انور، حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کا خصوصی پیغام، حضرت مسیح موعود اور خلفاء مسیح پاک کے سفروں کی اہمیت، حضرت مسیح موعود کی لاہور آمد، لاہور میں اتمام حجت کی غرض سے دیئے گئے لیکچرز، حضرت مسیح موعود کی صداقت کے نشان جو لاہور میں پورے ہوئے، حضرت مسیح موعود کا آخری سفر لاہور اور وفات، شہر لاہور میں خواتین اور رفقاء حضرت مسیح موعود اہل لاہور سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی رائے، حضرت مسیح موعود کی معیت میں حضرت خلیفہ اول کا سفر لاہور، حضرت خلیفہ اول کے قیام لاہور کے دوران نورانی ساعتیں (معارف وعلمی نکات کا بیان) دور خلافت اولیٰ میں سیدنا محمود کے سفر لاہور، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے سفر لاہور اور بعض تاریخی واقعات، حضرت مصلح موعود کی قادیان سے ہجرت اور لاہور میں 2 سال 3 ماہ کا مبارک قیام، لاہور میں مجلس مشاورت اور ظلی جلسہ سالانہ کا انعقاد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے سفر لاہور قبل از خلافت، 1953ء کا پُر آشوب دور اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی لاہور میں اسیری، 1966ء میں پہلا سفر لاہور بحیثیت خلیفۃ المسیح الثالث، 1981ء میں حضرت خلیفہ ثالث کا آخری سفر لاہور، ہلٹن ہوٹل کے استقبالیہ میں شرکت، آخری خطبہ جمعہ دارالذکر لاہور۔ قبل از خلافت حضرت خلیفہ رابع کی لاہور آمد اور مصروفیات، گورنمنٹ کالج لاہور میں تعلیم اور قیام لاہور، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی اہم ملکی خدمات کے لئے لاہور آمد، جنوری 1983ء میں حضرت خلیفہ رابع کے لاہور میں قیام کی مبارک ساعتیں، خطبہ جمعہ بمقام دارالذکر لاہور، لاہور کے طلباء سے ملاقات مجالس سوال و جواب، ہلٹن ہوٹل لاہور میں یادگار استقبالیہ، لاہور کے سفروں کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا خط، مختلف امور کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی لاہور آمد، حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد کی لندن روانگی کے لئے لاہور آمد، دور خلافت خامسہ اور لجنہ اماء اللہ کی کارکردگی۔ حضرت خلیفہ خامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی لجنہ اماء اللہ کو زریں نصائح اور پیغامات وغیرہ۔

لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور نے اس خلافت جوبلی مجلّہ کو خوبصورت رنگین تصاویر اور دیدہ زیب ڈیزائننگ سے جس طرح سجایا ہے اس سے ان کی محنت، لگن، شوق اور مہارت عیاں ہے یہ مجلّہ شائع کرنے پر لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور مبارکباد اور شکریہ کی حقدار ہیں۔ اس خوبصورت گلدستہ کو سجانے والی ٹیم کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین (ایف شمس)

☆☆☆

# نظارت تعلیم کے انعامی سکالرشپس 2008ء کا فائنل رزلٹ

نظارت تعلیم کے زیر انتظام میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات 2008ء میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے کیلئے مورخہ 31 دسمبر 2008ء تک موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق فائنل رزلٹ شائع کیا جا رہا ہے۔

## میاں محمد صدیق بانی میٹرک انعامی سکالرشپ

امتحان میٹرک

| نمبر شمار | گروپ | نام طالب/طالبہ علم | حاصل کردہ نمبر | بورڈ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | سائنس گروپ | محمد عادل افضل ابن محمد افضل صاحب | 817 | فیصل آباد | بورڈ میں اول پوزیشن ہے |
| 2 | جنرل گروپ | ثمرہ صغیر بنت چوہدری صغیر احمد صاحب | 724 | گوجرانوالہ | |

## میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ

امتحان انٹرمیڈیٹ

| نمبر شمار | گروپ | نام طالب/طالبہ علم | حاصل کردہ نمبر | بورڈ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | پری انجینئرنگ | سید شہریار احمد شاہ ابن سید نور مبین شاہ صاحب | 992 | فیصل آباد | |
| 2 | پری میڈیکل | حنا کشور بنت محمد اعجاز صاحب | 1005 | فیصل آباد | بورڈ میں دوسری پوزیشن ہے |
| 3 | جنرل گروپ | آمنہ سلیم بنت ڈاکٹر محمد سلیم صاحب | 942 | فیصل آباد | |

## صادقہ فضل سکالرشپ

امتحان انٹرمیڈیٹ

| نمبر شمار | گروپ | نام طالب/طالبہ علم | حاصل کردہ نمبر | بورڈ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | پری انجینئرنگ | عروشہ امتیاز بنت امتیاز العزیز صاحب | 956 | لاہور | |
| 2 | پری انجینئرنگ | فلاح الدین شہریار ابن جمال الدین نور صاحب | 945 | لاہور | |
| 3 | پری میڈیکل | ماہم منصور رانا بنت سجاد منصور صاحب | 977 | فیصل آباد | |
| 4 | پری میڈیکل | ہشام احمد فرحان ابن مبشر احمد خالد صاحب | 966 | فیصل آباد | |
| 5 | جنرل گروپ | عائشہ بنت فصیح الدین صاحب | 912 | ملتان | |

## خورشید عطاء سکالرشپ

امتحان انٹرمیڈیٹ

| نمبر شمار | گروپ | نام طالب/طالبہ علم | حاصل کردہ نمبر | بورڈ | کیفت |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | پری انجینئرنگ | سید موعید احمد ابن سید ذوالقرنین صاحب | 945 | لاہور | |
| 2 | پری میڈیکل | رضاء المحسن ابن تنویر احمد مہار صاحب | 959 | فیصل آباد | |
| 3 | جنرل گروپ | ریاض چوہدری ابن سلطان محمود صاحب | 911 | فیصل آباد | |
| 4 | جنرل گروپ | قاضی رضوان احمد ابن قاضی عبدالشکور صاحب | 896 | لاہور | |

## سندس باجوہ سکالرشپ

(صرف ان طلباء وطالبات کیلئے جن کے MBBS میں داخلہ جات ہو چکے ہیں)

| نمبر شمار | نام طالب علم/طالبہ | حاصل کردہ نمبر | بورڈ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| 1 | سمعیہ مبشر بنت مبشر الیاس صاحب | 958 | ڈیرہ غازیخان | |
| 2 | مدیحہ احمد بنت چوہدری داؤد احمد صاحب | 953 | فیڈرل بورڈ | |

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

# خلافت کے ساتھ محبت اور خلافت کی برکات وفیوض کا تذکرہ

## حضرت مصلح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بے پایاں احسانات

مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین ضیاء صاحب

قسط اول

بچپن میں ایک حدیث پڑھی تھی کہ ایک دفعہ تین آدمی ایک غار میں پھنس گئے۔ غار کے منہ پر ایک بہت بڑا پتھر آ گیا۔ ان تینوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی اپنی کسی نیکی کا واسطہ دے کر دعا کی تو پتھر سرک گیا اور وہ تینوں غار سے باہر نکل آئے۔

ایک رات جب میں سونے لگا تو یہی حدیث مجھے یاد آ گئی۔ میں سوچنے لگا کہ کیا کوئی نیکی مجھ میں بھی ہے جو میں اپنے اللہ کے حضور پیش کر سکوں۔ ساری رات آنکھوں میں گزر گئی۔ لیکن مجھے کوئی نیکی نظر نہیں آئی۔ البتہ گناہوں کا انبار تھا جو زمین سے لے کر آسمان تک پھیلا ہوا تھا۔ یہی سوچتے سوچتے تہجد کا وقت ہو گیا اور میں اپنے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو گیا۔

اگلی رات خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گنوں تو دل نے کہا او بیوقوف کیا تو بارش کے قطروں کو گن سکتا ہے؟ اگر گن سکتے ہو تو پھر اس کے فضلوں کو گن کر دکھلاؤ۔ پھر میں بچپن سے لے کر اب تک کا اپنا جائزہ لینے لگا۔ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے پیار اور اس کے احسانوں کا نظارہ کرتا رہا۔ اسی دوران تہجد کا وقت ہو گیا اور میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گر گیا۔ میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ میں کس زبان سے اپنے پیارے اللہ کا شکر ادا کروں۔ وہ زبان کہاں سے لاؤں۔ آخر یہ کیا ماجرا ہے۔

### برکات خلافت کے

### چند واقعات

مجھے یاد آیا بچپن میں میری والدہ (اللہ تعالیٰ آپ پر بہت بہت رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین) مجھے مکھن دیتیں اور فرماتیں یہ مکھن حضرت اماں جان کی خدمت میں دے آؤ۔ ایک دفعہ جب میں مکھن لے کر حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو اسی وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی تشریف لے آئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک پلیٹ اور ایک روٹی تھی۔ حضرت اماں جان نے فرمایا محمود ایک لقمہ اس بچے کو بھی دو۔ حضور نے ایک لقمہ مجھے بھی دے دیا۔ حضرت اماں جان نے فرمایا محمود ایسے نہیں ایک لقمہ لے کر اپنے دانتوں سے آدھا توڑ کر خود اپنے ہاتھ سے اس بچے کو کھلاؤ۔ یہی وہ لقمہ تھا جس کی برکات سے میں اب تک فیضیاب ہو رہا ہوں۔

قادیان میں محلّہ دارالعلوم اور محلّہ دارالرحمت کے درمیان والی سڑک اکثر موسم برسات میں ڈھاب کے قریب ٹوٹ جایا کرتی۔ برسات کے بعد وقارعمل ہوا کرتا تھا۔ قادیان کے سب بڑے چھوٹے اس وقارعمل میں شامل ہوا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ میں ان دنوں اطفال میں تھا۔ پانی پلانے کی ڈیوٹی سرانجام دیتا۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور آپ کے ساتھ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مٹی کی بھری ہوئی ٹوکریاں خود اٹھا رہے تھے میں حضور کے قریب چلا گیا اور پانی پینے کے لئے پیش کیا۔ حضور نے میرے ہاتھ سے گلاس لے کر پانی پی لیا۔ اسی طرح حضرت چوہدری صاحب نے بھی پانی لے کر پی لیا۔

قادیان میں صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی شادی میاں عبدالرحیم احمد صاحب سے ہوئی رخصتی کے موقع پر مجھے بھی شامل ہونے کا شرف حاصل ہے۔ زمین پر صفیں بچھا کر اوپر دسترخوان بچھایا گیا۔ چائے اور بسکٹ پیش کئے گئے اور دعا ہوئی۔

قادیان کا ایک اور ایمان افروز واقعہ بیان کئے دیتا ہوں۔ ان دنوں ہمارا گھر محلّہ دارالعلوم میں ہوا کرتا تھا۔ رمضان کا مہینہ تھا ہمارے والد صاحب کسی کام سے گئے ہوئے تھے ہماری والدہ کی پھوپھی آپا ہاجرہ شام کے وقت تشریف لائیں اور والدہ سے دریافت کیا کہ کیا پکایا ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کچھ بھی نہیں پکایا۔ گھر میں کچھ بھی نہیں ہے جو میں پکاتی اور نہ ہی میرے پاس کوئی پیسے ہیں جو بازار سے سودا منگوا لیتی اور مولوی صاحب کہیں کام گئے ہوئے ہیں۔ ابھی تک وہ نہیں آئے۔ آپا ہاجرہ سخت ناراض ہوئیں اور کہا تم نے حضور کی خدمت میں کیوں نہ عرض کیا اور فوراً واپس گھر گئیں ان کا گھر بہشتی مقبرہ کے قریب والے محلّہ میں تھا۔ وہ گھر سے کھانا وغیرہ لے کر دوبارہ محلّہ دارالعلوم ہمارے گھر آئیں اور کہنے لگیں مریم بچوں کو بھوکا سلا دیا ہوگا ان کو اٹھاؤ اور کھانا کھلاؤ۔ ہماری والدہ صاحبہ فرمانے لگیں آپ کا خدا اور خلیفہ کوئی اور نہیں ہے۔ ہمارا خدا اور ہمارا خلیفہ بھی وہی ہے۔ آپ ناراض تھیں کہ حضور کو کیوں نہیں بتلایا یہ دیکھیں حضور کی برکت سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیب سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے کتنی نعمتیں بھیجی ہیں۔ کئی قسم کے کھانے اور روپوں کا انتظام بھی اللہ نے فرما دیا ہے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران ہوئیں اور اگلے روز یہ واقعہ حضور کی خدمت میں سنا دیا۔ حضور نے فرمایا مریم ٹھیک کہتی ہیں۔ ان کا خلیفہ اور ان کا خدا بھی وہی ہے۔ جو تمہارا ہے۔

### تکبر بڑا گناہ ہے

مدرسہ احمدیہ قادیان میں جب میں پڑھتا تھا ان دنوں صاحبزادہ مرزا وسیم احمد، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد اور صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحبان کی ایک الگ سپیشل کلاس ہوا کرتی تھی۔ یہ سب صاحبزادگان تقریباً میرے ہم عمر تھے۔ ہمارے ہیڈ ماسٹر حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب ہوتے تھے صبح کی اسمبلی میں ہم سب اکٹھے ہوتے تھے اور بیت اقصیٰ میں ظہر کی نماز پڑھنے جاتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن جٹ صاحب نماز پڑھاتے اور عصر کی نماز کے بعد حضرت میر صاحب درس حدیث دیا کرتے۔ ایک حدیث مجھے ابھی تک نہیں بھولی یہ حدیث مجھے ہمیشہ محتاط رہنے کی طرف توجہ دلاتی رہی وہ حدیث یوں تھی کہ ایک شخص فوت ہو گیا۔ فرشتوں نے کہا یہ بہت نیک شخص تھا اس کو پہلے آسمان پر پہنچا دو۔ اسی طرح سے دوسرے پھر تیسرے آخر ساتوں آسمان پر وہ شخص پہنچ گیا۔ ساتویں آسمان کے فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا یہاں تک تو ٹھیک ہے لیکن اس شخص میں ایک برائی تھی اور وہ تکبر تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر اس شخص کو زمین پر پھینک دو یہ حدیث مجھے ہمیشہ ہوشیار کرتی رہی ہے۔ بعض دفعہ انسان کو معلوم بھی نہیں ہوتا۔ اس کے منہ سے تکبر کی بات نکل جاتی ہے۔ بہت ہی مقام خوف ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ آمین

### یتیم کی پرورش

قادیان میں ہماری والدہ کی ایک پھوپھی تھیں ان کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں تھیں وہ چھوٹی عمر میں ہی اپنے والد کی محبت سے محروم ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے احباب سے پوچھا ان بچوں کی کون پرورش کرے گا۔ اس پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے عرض کیا حضور ہم ان بچوں کی پرورش اپنے بچوں کے ساتھ کریں گے اور نواب صاحب نے گھر جا کر نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو حضور کا پیغام دیا۔ انہوں نے فرمایا ہم دونوں مل کر ان بچوں کی پرورش کریں گے۔ جیسے اپنے بچوں کی کریں گے اور انشاء اللہ حضور کو کسی شکایت کا موقع نہیں دیں گے۔ یہ تینوں بچے آجکل کراچی میں ہیں۔ اللہ اللہ یہ خلافت ہی کی برکت ہے۔ ایک غریب عورت کے بچوں کی پرورش ایک نواب کے گھرانے میں ہوئی۔

### چائے کا تحفہ

قادیان میں حضور کی تحریک پر میں فوج میں بھرتی ہو کر دارجیلنگ آ گیا۔ یہ مغربی بنگال میں کوہ ہمالیہ کا ایک خوبصورت صحت افزا مقام ہے جہاں ماؤنٹ ایورسٹ کا نظارہ کرنے کے لئے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔ جس پہاڑی پر سے نظارہ کیا جاتا ہے اس کا نام ٹائیگر ہل ہے۔ خاکسار نے بھی اس پہاڑی پر جا کر ماؤنٹ ایورسٹ کا نظارہ کیا ہے۔ خیر میں وہاں فوج کی طرف سے لوکل پرچیز آفیسر کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ ایک دفعہ قادیان سے ہمارے انسپکٹر مال مکرم سید شجاعت علی صاحب تشریف لائے۔ وہ ہمارے صدر جماعت مکرم شیخ محمد صدیق صاحب آف چنیوٹ کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمائش کی کہ مجھے لپٹن کمپنی سے چائے منگوا دیں۔ میں نے کمپنی کے مینیجر صاحب جو ایک انگریز تھے کو فون کیا۔ انہوں نے 14 پونڈ چائے بھجوا دی۔ ساتھ ہی کہا ضیاء صاحب آئندہ کم از کم دو ہفتے پہلے بتلا دیا کریں یہ چائے بھی وائسرائے ہند کے لئے پیک کروائی تھی جواب آپ کو بھجوا رہا ہوں اور یہ چائے بازار سے آپ کو نہیں ملے گی۔ کیونکہ یہ بہت کم مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر اور تین سال کے پودوں کی اوپر کی تین کونپلیں ہم لیتے ہیں اور یہ چائے کمپنی سے ڈائریکٹ سپلائی کی جاتی ہے۔ اس کی قیمت یہاں کمپنی میں پانچ روپے فی پونڈ ہے جبکہ دوسری چائے جو ہم بازار میں سپلائی کرتے ہیں۔ اس کی قیمت تین آنے فی پونڈ ہے۔ چائے آنے پر میں نے سید شجاعت علی صاحب سے کہا۔ آپ یہ 14 پونڈ چائے قادیان لے جائیں۔ اس میں دو پونڈ آپ کے لئے۔ باقی چائے میرے والد صاحب کو دے دیں اور میں نے ایک خط والد صاحب کے نام لکھ دیا کہ یہ 12 پونڈ چائے ہے۔ آپ اس طرح سے تقسیم کر دیں۔

4 چار پونڈ چائے حضور کے لئے،

2 دو پونڈ چائے آپ کے لئے،

2 دو پونڈ چائے پھوپھی جان کے لئے،

2 دو پونڈ چائے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے لئے اور دو پونڈ چائے جہاں آپ مناسب سمجھیں دے دیں۔

جب حضور نے یہ چائے استعمال کی تو والد صاحب سے دریافت کیا یہ چائے کہاں سے آئی ہے۔ والد صاحب کے بتلانے پر حضور نے فرمایا۔ ضیاء الدین کو لکھیں کہ ہر ماہ 4 پونڈ چائے مجھے بھجوا دیا کریں۔ جب والد صاحب کا خط مجھے ملا۔ تو میں نے کمپنی کے مینیجر صاحب کو حضور کا ایڈریس لکھوا دیا اور تاکید کی کہ بلاناغہ ہر ماہ 4 پونڈ چائے حضور کی خدمت میں بھجوا دیا کریں اور بل مجھے بھجوا دیں۔ کمپنی کے مینیجر صاحب نے جب حضور کی پسند کا سنا تو کہنے لگے ضیاء الدین صاحب ہم باقاعدگی سے ہر ماہ حضور کی خدمت میں چائے بھجوا دیا کریں گے اور کسی قسم کی قیمت نہیں لیں گے۔ ہمارے لئے یہی بہت بڑا اعزاز ہے کہ جماعت احمدیہ کے امام کی خدمت کا موقعہ آپ نے ہم کو دیا ہے۔

### باعزت بری کر دیا گیا

کلکتہ کا ایک واقعہ ہے۔ میرے خلاف ایک جھوٹا

مقدمہ دائر کر دیا گیا اور مجھے گرفتار کر لیا گیا۔ میرے مخالفوں نے جو کچھ ان سے ہوسکتا تھا وہ کیا۔ میں نے اس مقدمے کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھا اور ساتھ دعا کی درخواست کی اور پھر ہر ہفتہ ایک کارڈ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتا رہا۔ یہ مقدمہ تقریباً 6 ماہ چلا۔ آخر مجھے عدالت میں پیش کیا گیا۔ عدالت میں میرے خلاف دو اصل ملزموں کو وعدہ معاف گواہ بنا کر پیش کیا گیا اس کے علاوہ گیارہ کلاس ون آفیسر بھی میرے خلاف گواہی دینے کے لئے پیش ہوئے۔ میرے مخالفوں کو انگریز آفیسروں پر بھروسہ تھا کہ ضیاءالدین کو کم از کم 3 سال کی جیل ہو جائے گی۔ لیکن مجھے یقین تھا کہ جس کڑے کو میں نے ہاتھ ڈالا ہے انشاءاللہ وہ مجھے باعزت رہائی نصیب کرے گا اور ایسے ہی ہوا۔

حضور کی دعاؤں سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے پہلی ہی پیشی میں مجھے باعزت رہا کیا گیا بلکہ میرے خلاف جھوٹی گواہی دینے والوں کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ کرنے کی اجازت بھی دی گئی۔ اگر حضور کی دعائیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل میرے ساتھ نہ ہوتا تو میں جیل میں ہوتا۔

## احمدی محفوظ رہے

1947ء میں جب ہندوستان دو حصوں میں بٹ گیا، تمام ملک میں قتل وغارت کا بازار گرم تھا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے کلکتہ کے فسادات دیکھے، بمبئی جو آجکل ممبئی Mambaie کہلاتی ہے۔ وہاں خون خرابہ ہوتا دیکھا پھر لاہور کو جلتا ہوا دیکھا ہر طرف افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے احمدی خلافت کی برکت سے ہر جگہ محفوظ رہے۔ پارٹیشن کے وقت میں قادیان میں تھا۔ حضور لاہور رتن باغ میں تشریف لا چکے تھے۔ ہم لوگ بے فکر ہو کر سوتے تھے۔ لیکن ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قادیان کے احمدیوں کے بارے میں فکرمند تھے۔ صرف احمدیوں کے بارے میں ہی نہیں بلکہ دوسرے لوگوں کے لئے بھی فکرمند تھے۔ اس زمانے کے اخبارات اٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہو جائے گا کہ حضور نے کس طرح سے دوسرے لوگوں کا خیال رکھا۔ جماعت کے ہوائی جہازوں کے ذریعہ کیمپوں میں دوائیاں گرائی جاتی رہیں۔ خیر میں نے اپنے آپ کو درویشان قادیان کے لئے پیش کر دیا۔ میرا نمبر 301 تھا۔

10 نومبر 1947ء کو مجھے مرکز کی طرف سے حکم ملا۔ آپ اس کنوائے سے پاکستان چلے جائیں اور حسب وعدہ 25 دسمبر 1947ء کو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر رپورٹ کریں۔

جب ہم لوگ قادیان سے امرتسر پہنچے تو ایک واقعہ ہو گیا۔ ہوا یوں کہ جس لاری میں ہم سوار تھے اس کے ڈرائیور نے ہارن دیا۔ آگے ایک عورت پانی کا گھڑا اٹھائے سڑک پر سے گزر رہی تھی۔ وہ عورت ہارن کی آواز سن کر یکدم گھبرا گئی اور اس کے ہاتھ سے پانی کا گھڑا زمین پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا۔ نوجوانوں نے ہماری لاری کو گھیر لیا۔ تھوڑی دیر میں سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈپٹی کمشنر موقعہ پر پہنچ گئے۔ یہ دونوں نہایت ہی شریف انسان تھے۔ انہوں نے موقعہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ہجوم سے کہا آپ فکر نہ کریں ہم ان کو پولیس سٹیشن لے جائیں گے۔ ہماری کنوائے کی تین گاڑیاں تھیں۔ انہوں نے پچھلی دونوں گاڑیوں کو واہگہ جانے کی اجازت دے دی اور ہماری گاڑی کو اپنے ساتھ لے گئے۔ کچھ دور جا کر انہوں نے کہا آپ اس کچے راستے سے چلے جائیں یہ راستہ آپ کو واہگہ بارڈر پر لے جائے گا جہاں پر دوسری دونوں گاڑیاں انتظار کر رہی ہیں۔ جب ہم واہگہ بارڈر پر پہنچے تو وہ دونوں گاڑیاں ہمارا انتظار کر رہی تھیں شام ہو چکی تھی۔ گیٹ بند ہونے میں چند منٹ باقی تھے۔ ہم نے گیٹ کراس کیا اور پاکستان کی سرحد میں داخل ہو گئے۔ چند منٹ رکنے کے بعد ہمارا کنوائے رتن باغ لاہور کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں سڑک کے دونوں طرف مہاجروں نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا اور سخت بو آ رہی تھی۔ کتنے تھے جو بڑی مشکل سے پاکستان پہنچے لیکن یہاں آ کر دم توڑ دیا۔ ان بیچاروں کی لاشیں سڑک کے دونوں جانب پڑی ہوئی تھیں۔ لیکن ایک ہم لوگ تھے۔ خلافت کی برکت سے بغیر کسی قسم کی تکلیف اٹھائے خیریت سے رتن باغ پہنچ گئے۔

جہاں پر ہمارے پیارے آقا نے ہمارے لئے رہائش اور کھانے پینے کا انتظام کر رکھا تھا۔ جب دوسرے قافلوں کو دیکھا جو ہجرت کر کے پاکستان آ رہے تھے۔ ان میں اکثر قافلے راستے میں ہی آدھے ہلاک کر دیئے گئے۔ جو پاکستان پہنچے ان کا بھی کوئی خیال کرنے والا نہیں تھا۔

## حضرت مصلح موعود کی خدمت کا موقع

ایک خواب کی بنا پر جب میں فوج کی ملازمت چھوڑ کر ربوہ آ گیا اور مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت کا موقعہ ملا تو جب میں حضور کو مساج کرنے کے بعد ایکسرسائز کرواتا تو حضور کچھ تکلیف محسوس کرتے۔ مگر اس سے حضور کی صحت دن بدن بہتر ہونے لگی۔ ہمارا خیال تھا اس دفعہ جلسہ سالانہ پر حضور افتتاحی خطاب فرماویں گے لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا۔

اکتوبر 1965ء کے آخر پر آپ کی صحت دن بدن گرنے لگی صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال نے مجھے اور مکرم لطف الرحمٰن صاحب شاکر جن کو خاندان حضرت مسیح موعود کی خدمت کا شرف حاصل ہے۔ کو حکم دیا کہ آپ دونوں قصر خلافت میں حضور کے کمرے کے قریب والے کمرے میں منتقل ہو جائیں۔ ہم دونوں قصر خلافت میں حضور کے کمرے کے قریب والے کمرے میں منتقل ہو گئے ایک رات اس عاجز نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ام ناصر صاحبہ تشریف لائی ہیں اور حضور کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جا رہی ہیں اور اس عاجز سے فرماتی ہیں۔ ضیاءالدین صاحب میں محمود کو اپنے ساتھ لے جا رہی ہوں۔ اب آپ ناصر کا خیال رکھنا اور جس طرح محمود کے لئے آتے تھے اسی طرح ناصر کے پاس آتے رہنا۔ خواب بالکل واضح تھی۔ کہ حضور کی وفات کا وقت قریب ہے اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب منصب خلافت پر مامور کئے جا رہے ہیں۔

حضور کی وفات سے ایک رات پہلے یہ عاجز رات گیارہ بجے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور کو بٹھایا اور کمر پر مساج کی۔ اگلی رات حضور اپنے مولا کریم کے پاس ہم سب کو غمگین چھوڑ کر چلے گئے۔

اسی شام بیت مبارک میں خلافت کا انتخاب ہوا اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب منصب خلافت پر متمکن ہو گئے۔ لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ یہ عاجز بیعت کے بعد بیت مبارک سے قصر خلافت میں اپنے کمرے میں آ گیا۔ حضور جب قصر خلافت میں تشریف لائے سیڑھیوں میں یہ عاجز کھڑا ہو گیا اور حضور کو مبارک باد دی اور معانقہ کیا۔ حضور نے فرمایا ابھی 3 دن تک یہاں ہی قصر خلافت میں رہنا اور جب جانا ہو تو مجھے مل کر جانا۔

تین دن کے بعد میں نے حضور سے اجازت مانگی تو حضور نے فرمایا ضیاءالدین صاحب آپ جس طرح پہلے آیا کرتے تھے۔ اسی طرح آتے رہنا۔ میں نے عرض کیا۔ حضور یہ تو مجھے پہلے ہی خواب میں آپ کی والدہ صاحبہ فرما گئی تھیں اور میں نے وہ خواب حضور کو سنا دی۔

## حضرت خلیفہ ثالث کی نوازشیں

ایک روز مکرم غلام محمد اختر صاحب جو ان دنوں ناظر دیوان ہوتے تھے۔ ان کا پیغام ملا کہ کل آپ حضور سے فارغ ہو کر میرے گھر آنا اور ناشتہ میرے ساتھ کرنا۔ میں حضور سے فارغ ہو کر اختر صاحب کے ہاں گیا۔ انہوں نے میز کرسیاں باہر لان میں رکھی ہوئی تھیں اور میرا انتظار کر رہے تھے۔

ناشتہ کے بعد فرمانے لگے آپ حضور کے اتنے قریب ہیں کہ آپ کو بہت محتاط رہنا ہو گا۔ خلافت کا مقام بہت بلند ہے۔ اگر حضور آپ سے بے تکلف ہوں تو آپ کو بے تکلف نہیں ہونا چاہئے خدانہ کرے بے تکلفی میں منہ سے کوئی ایسی بات نکل جائے کہ بعد میں پچھتانا پڑے۔ حضور اب کالج کے پرنسپل نہیں ہیں۔ وہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام اور خلیفہ ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافت کا مقام اللہ اور رسول کے بعد ہے جو بہت بلند اور قابل احترام ہے۔

حضور کو خود کوئی مشورہ نہیں دینا۔ ہاں حضور خود دریافت فرمائیں تو اور بات ہے اور اگر حضور کوئی تحفہ دیں تو انکار نہیں کرنا اور کبھی سنی سنائی بات حضور کو نہیں سنانی۔

یہ نصائح جی ایم اختر صاحب نے مجھے کیں اور میں نے ہمیشہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کی۔

## ہمدردی خلق کا موقع ملا

ایک روز لاہور سے ایک غیر از جماعت افسر حضور سے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ ملاقات کے دوران انہوں نے عرض کیا۔ حضور میرے لئے دعا کریں۔ میرے آدھے سر کی درد نے مجھے بہت پریشان کر رکھا ہے۔ بہت علاج کروائے لیکن آرام نہیں آ رہا۔

حضور نے فرمایا میں آپ کے لئے دعا کروں گا آپ ضیاءالدین صاحب سے نسخہ لکھوا لیں انشاءاللہ آرام آ جائے گا اور حضور نے چوہدری غلام حیدر صاحب کو بلوا کر فرمایا ان کو ضیاءالدین صاحب کے پاس لے جائیں اور ان سے نسخہ لکھوا دیں اور جب یہ عاجز حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا ایک غیر از جماعت دوست میں نے تمہاری طرف بھجوائے ہیں۔ ان کو نسخہ لکھ دینا اور دریافت فرمایا کہ کیا نسخہ لکھ کر دو گے میں نے عرض کیا حضور یہ نسخہ ہے۔ آپ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی شامل کر لیں۔ ان سے کہنا کہ یہ نسخہ اس کے ساتھ استعمال کریں اور وہ یہ ہے کہ 7،5 چھوہارے دودھ میں ہلکی آنچ پر ابال کر رات کو دودھ کے ساتھ یہ ادویات لے لیں۔

جب میں ہسپتال پہنچا تو چوہدری غلام حیدر صاحب ان صاحب کو لے کر میرے پاس پہنچے اور حضور کا پیغام دیا۔ میں نے حضور کی ہدایات کے مطابق نسخہ لکھ کر دے دیا۔ معلوم نہیں حضور نے اس عاجز کی طرف ان کو کیوں بھیجا جبکہ ہسپتال میں تجربہ کار سپیشلسٹ ڈاکٹر موجود تھے۔

## آدھی روٹی بہتر ہے

خاکسار کی تنخواہ کے بارے میں انجمن میں کیس چل رہا تھا۔ ان دنوں میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں دو روٹیاں ہیں۔ آپ مجھے فرماتے ہیں۔ باہر کی دو روٹیوں سے یہاں کی آدھی روٹی بہتر ہے اور آپ نے آدھی روٹی مجھے عطا فرما دی۔ یہ خواب میں نے حضور کو سنا دی۔ چند دنوں کے بعد جب میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا تمہاری تنخواہ کا کیس انجمن نے میرے پاس منظوری کے لئے بھجوایا ہے۔ انجمن نے لکھا ہے باہر دو ہزار روپے ماہانہ ملتے ہیں لیکن انجمن ضیاءالدین صاحب کو پانچ سو روپے ماہانہ دینے کی سفارش کرتی ہے حضور نے فرمایا میں نے منظوری دے دی ہے اور اس طرح تمہاری خواب بھی پوری ہو گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے خواب میں فرمایا تھا۔

## بابرکت اچکن کا تحفہ

ایک روز جب میں حضور سے اجازت لے کر

(باقی صفحہ 5 پر)

مکرم لقمان احمد شاد صاحب

# وقف جدید سے متعلق بعض بشارات کا تذکرہ

خطبہ عید الفطر 21/اپریل 1958ء میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک مجلس ہے اور بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں ان میں بڑھتا چلا جاتا ہوں چلتے چلتے میں نے دیکھا کہ آگے قاضی ظہور الدین صاحب اکمل بیٹھے ہوئے ہیں اور میں ان کے پاس سے ہو کے گزرا ہوں۔ میں نے اس کی یہ تشریح کی کہ ''الدِّین'' سے مراد...... ہے جیسا کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ...... (آل عمران:20) پس اس لحاظ سے ظہور الدین اکمل کے یہ معنے ہونگے کہ ظہور...... اکمل یعنی خدا تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ ...... کو دنیا میں کامل طور پر غالب کرے۔ یہ ایک بہت بڑی خوشخبری ہے۔..........

''پھر چند روز ہوئے میں نے دیکھا کہ مَیں ایک مجلس میں بیٹھا تقریر کر رہا ہوں ذہن میں تو نہیں مگر وہ ایسا ہی مجمع ہے جیسے عید کا مجمع ہوتا ہے اور مَیں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ دیکھو گو اس وقت تلوار کا جہاد نہیں ہے مگر (دعوت الیٰ اللہ) کا جہاد ہے جو تلوار کے جہاد سے زیادہ آسان ہے، تم رسول کریم ﷺ کے صحابہ کو دیکھو کہ انھوں نے ایمان لانے کے بعد ایسا اخلاص دکھایا کہ یا تو وہ اتنے بتوں کو پوجتے تھے کہ ہر دن میں ایک ایک بت آجاتا تھا اور یا پھر وہ توحید کا جھنڈا اٹھا کر دنیا میں نکل گئے اور اس کے کناروں تک پھیل گئے انھوں نے ایران فتح کیا، عرب فتح کیا، افغانستان فتح کیا اور پھر سندھ کے ذریعہ سے ہندوستان فتح کیا پھر مصر فتح کیا پھر تیونس اور مراکش فتح کیا پھر ہسپانیہ فتح کیا پھر تاریخوں سے ثابت ہے اور بعض آثارِ قدیمہ بھی ایسے ملے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ پھر مسلمانوں میں سے بعض جہازوں پر بیٹھ کر امریکہ چلے گئے جہاں اب تک بھی ایک پرانی مسجد باقی ہے اور کولمبس نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ مَیں نے جو امریکہ دریافت کیا ہے تو اس کی اصل تحریک مجھے ایک مسلمان بزرگ کی تحریر سے ہوئی ہے اس کا اشارہ حضرت محی الدین صاحب ابن عربیؒ کی طرف تھا انھوں نے اپنی کتاب ''فتوحاتِ مکیہ'' میں لکھا ہے کہ میں نے مغرب کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ اس سمندر کے پرے ایک اور ملک بھی ہے۔ چنانچہ جب لوگوں نے کولمبس پر اعتراض کیا اور بادشاہ نے اسکو روپیہ دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ تجھے وہم ہو گیا ہے اور تو پاگل ہے تو اس نے کہا نہیں مَیں نے یہ بات ایسے لوگوں سے سنی ہے جو کبھی جھوٹ نہیں بولتے یعنی مسلمانوں سے اور پھر انھوں نے بھی یہ بات اپنے ایک بہت بڑے بزرگ کے حوالہ سے کہی ہے اس لئے مَیں ضرور کامیاب ہوں گا اگر ناکام واپس آیا تو آپ کا اختیار ہے کہ جو چاہیں مجھے سزا دیں۔ آخر ملکہ نے اپنے زیور بیچ کر اس کے لئے روپیہ مہیا کیا۔ پادری اس وقت اتنے احمق تھے کہ ایک پادری نے دربار میں تقریر کی کہ یہ تو پاگل ہو گیا ہے اور عیسائیت کے خلاف تقریریں کرتا ہے۔ اس وقت پادریوں کا خیال تھا کہ زمین چپٹی ہے گول نہیں۔ اس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر زمین گول ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی علاقہ ایسا بھی ہے جہاں انسانوں کا سر نیچے ہوتا ہے اور ٹانگیں اوپر اور بارش بھی اوپر سے نیچے نہیں ہوتی بلکہ نیچے سے اوپر ہوتی ہے اولے بھی نیچے سے اوپر گرتے ہیں اور یہ ساری حماقت کی باتیں ہیں لیکن آخر وہی کامیاب ہوا۔

غرض میں نے لوگوں سے کہا کہ دیکھو رسولِ کریم ﷺ کے صحابہ یا تو اتنے کمزور اور ناطاقت تھے کہ سارے عرب میں دس ایرانیوں یا دس رومیوں کا مقابلہ کرنے کی بھی طاقت نہیں تھی اور یا وہ دن آیا کہ وہ اسلام کے سیاہ جھنڈے ہاتھوں میں لے کر نکلے اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے اور رسول کریم ﷺ کی وفات پر ابھی پندرہ سال کا عرصہ ہی گزرا تھا کہ مسلمان ہندوستان اور چین تک جا پہنچے۔

تم کو بھی چاہئے کہ چھوٹے چھوٹے سیاہ جھنڈے بنا لو اور ''وقف جدید'' کے جو مجاہد ہیں وہ دنیا میں پھیل جائیں اور (دین حق) کا جھنڈا ہر جگہ گاڑ دیں یہاں تک کہ ساری دنیا میں...... کی حکومت قائم ہو جائے اور گو یہ حکومت سیاسی نہیں ہوگی بلکہ دینی اور مذہبی ہوگی کیونکہ یہ لوگ دوسروں کو پڑھائیں گے اور علاج معالجہ کریں گے اور دین سکھائیں گے مگر پھر بھی ان کے ذریعہ...... کا ایک نشان قائم رہے گا۔...... گویا یہ رؤیا میری پہلی رؤیا کی ایک تشریح ہے یہ کام ہے جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے تم اس کام کو جلد سے جلد پورا کرو اور (دین حق) کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دو۔''

(خطبات وقف جدید صفحہ 49-50)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 1993ء بمقام ماریشس میں، ماریشس کے ایک واقف زندگی محترم عبدالغنی جہانگیر صاحب کی وقف جدید سے متعلق ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

''یہ ایک عجیب اتفاق ہے یا اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے کہ ماریشس کی سرزمین سے میں نے وقفِ جدید کے اگلے سال کا اعلان کرنا تھا اور ماریشس کے ہی ایک مخلص نوجوان جو واقف زندگی ہیں یعنی عبدالغنی جہانگیر ان کو اللہ تعالیٰ نے رویاء میں وقف جدید کے متعلق ہی کچھ دکھایا اور تقریباً مہینہ ڈیڑھ مہینہ پہلے انھوں نے بڑے تعجب سے مجھے یہ رؤیا لکھا جو بہت معنی خیز ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک رویاء دیکھا جس کا دل پر گہرا اثر ہے لیکن سمجھ نہیں آرہی کہ کیا مطلب ہے؟ میں نے دیکھا کہ جماعت احمدیہ ایک میز کی طرح ہے جس کی ٹانگیں بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں لیکن وقف جدید کی اور تحریک جدید کی دو ٹانگیں باقی ٹانگوں سے زیادہ تیز بڑھ رہی ہیں۔ یہاں تک کہ دیکھتے دیکھتے وقف جدید کی ٹانگ بہت ہی زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھنی شروع ہو گئی۔ تحریکِ جدید کی ٹانگ نے پوری کوشش کی کہ ساتھ مقابلہ کرے لیکن نہ کر سکی تو اچانک مَیں نے دیکھا کہ تحریک جدید کی ٹانگ میں بولنے کی طاقت پیدا ہوئی اور اس نے کہا بس بس! اب مَیں اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتی۔ تم بڑھنا کم کر دو، ہلکا کر دو۔ وقف جدید کی ٹانگ نے جواب دیا یہ میرے بس کی بات نہیں ہے مَیں اپنے اختیار سے نہیں بڑھ رہی، مجھے بڑھنا ہی بڑھنا ہے۔

اس کی تعبیر کچھ تو چندوں کی شکل میں نظر آرہی ہے۔ جس تیز رفتاری کے ساتھ وقف جدید کے چندے گزشتہ سال کے مقابل پر بڑھ رہے ہیں اتنا تیز اضافہ تحریک جدید میں نہیں ہے۔ اس کے علاوہ برکت والی تعبیر کے متعلق امید رکھتا ہوں کہ وہ تعبیر پوری ہوگی اور وہ یہ ہے کہ وقف جدید کے عمل کا میدان ہندوستان، بنگلہ دیش اور پاکستان ہیں۔ اس وقت یہ صورت ہے کہ تحریک جدید کے تابع جو دوسری جماعتیں ہیں وہ بہت زیادہ تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں اس لئے مجھے امید ہے اور میری دعا ہے کہ جہانگیر صاحب کی یہ خواب ان معنوں میں پوری ہو کہ اچانک دیکھتے دیکھتے بنگلہ دیش ہندوستان اور پاکستان کی جماعتیں اس تیزی سے آگے بڑھنے لگیں کہ باہر کی جماعتوں سے آگے نکلنے لگیں اور وہ احتجاجاً کہیں کہ تم کچھ بڑھنا کم کر دو اور وہ یہ جواب دیں کہ ہمارے بس کی بات نہیں۔ یہ ہمارے رب کی تقدیر ہے جسے ہم بدل نہیں سکتیں اور خدا کرے کہ میری یہ تعبیر سچی نکلے اور اس کو سچا ثابت کر کے دکھلانے میں ان جماعتوں کو جو محنت کرنی ہے، جو دعا کرنی ہے، جس اخلاص سے خدمت کرنی ہے ہم سب مل کر ان کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ توفیق بخشے اور واقعۃً یہ نظارے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کیونکہ حضرت مسیح موعود کا آغاز اس ملک سے ہوا جو آج ان تین ملکوں میں بٹا ہوا ہے یعنی بنگلہ دیش، ہندوستان اور پاکستان اور جہاں سے آغاز ہوا اس علاقے کا پیچھے رہ جانا ایک رنگ میں تکلیف کا موجب ہے۔

یہ درست ہے کہ وہاں مخالفت بھی غیر معمولی طور پر زیادہ ہوئی ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کی تقدیر فیصلہ فرمائے تو مخالفت کی کوکھ سے تائید کے ایسے دریا بہہ نکلتے ہیں اور اس قدر قوت سے وہ چشمے پھوٹتے ہیں کہ پھر دنیا کی مخالفانہ طاقتوں کی کچھ پیش نہیں جاتی۔

پس یہ جو آواز عبدالغنی جہانگیر کو سنائی دی گئی ہے کہ وقف جدید کی تحریک کہتی ہے میرا بس کوئی نہیں، چاہوں بھی تو رک نہیں سکتی اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کا فضل ہے جو مجھے بڑھاتے ہوئے آگے لے جا رہا ہے اس لئے اس معاملہ میں میرا کوئی اختیار نہیں۔ خدا کرے جن معنوں میں مَیں نے اس کی تعبیر سوچی ہے اللہ انہی معنوں میں ہماری توقعات سے بڑھ کر اس کی تعبیر کو پورا فرمائے۔''

(خطبات وقف جدید صفحہ 434,433)

(بقیہ صفحہ 4)

واپس آنے لگا تو حضور نے فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ اور آپ اندر تشریف لے گئے اور اندر سے آپ اپنی اچکن لے کر آئے اور فرمایا یہ اچکن میری طرف سے تحفۃً لے جائیں۔ جب آپ نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد سندھ کا پہلا سفر کیا تو اس سفر کے دوران آپ نے یہ اچکن پہن رکھی تھی۔

## بیٹے کی خوشخبری

اسی طرح ایک روز حضور نے مجھے شہد کی ایک بوتل دی اور فرمایا یہ شہد مجھے پشاور سے کسی دوست نے بھجوایا ہے اور میں نے یہ شہد آپ کی بیگم کے لئے رکھ چھوڑا تھا۔ یہ آپ گھر لے جائیں اور اپنی بیگم کو میری طرف سے دے دیں اور ان سے کہیں یہ شہد ابھی استعمال نہیں کرنا۔ جب آپ کے ہاں بیٹا ہو تو اس کو اس شہد کی گڑتی دینا اور خود بھی استعمال کرنا اور ساتھ ہی مجھے 10 روپے دیئے اور فرمایا ان کی مٹھائی اور پھل خرید کر گھر لے جانا اور میری طرف سے بچوں کو دینا۔ میں نے واپسی پر خواجہ ریسٹورنٹ سے ایک کلو مٹھائی خریدی اور بازار سے کچھ پھل خریدے پھر بھی میرے پاس 6 روپے بچ گئے۔ میں نے گھر جا کر بچوں میں حضور کی طرف سے مٹھائی اور پھل اور روپے بانٹ دیئے۔ معلوم نہیں حضور کو کیسے معلوم ہو گیا کہ ہمارے ہاں کوئی پیدائش ہونے والی ہے اور وہ بھی بیٹا۔ یہ بیٹا ہمارا سب سے چھوٹا بیٹا ہے۔ جس کا نام مظفر احمد ضیاء ہے اور آجکل جرمنی میں ہے۔

## الجبرا

الجبرا پر دنیا کی پہلی کتاب عراق کے شہرہ آفاق سائنسدان الخوارزمی (850ء) نے لکھی تھی۔ اس نے 1-9 اور صفر کے اعداد 825ء میں اپنی شاہکار کتاب الجبر والقابلہ میں پیش کئے تھے۔ اس سے پہلے لوگ حروف استعمال کرتے تھے۔ اس کتاب کے نام سے الجبرا کا لفظ ماخوذ ہے۔ اس کے تین سو سال بعد اطالین ریاضی دان فبیوناچی (Fibonacci) نے الجبرا یورپ میں متعارف کیا تھا۔ الخوارزمی کے نام سے الگورتھم یعنی ایسی سائنس جس میں 9 ہندسوں اور 0 صفر سے حساب نکالا جائے (Process used for calcuation with a computer) کا لفظ بھی اخذ ہوا ہے۔

ماخوذ

# ریفرنڈم کی تاریخ

ریفرنڈم کا اردو ترجمہ ہمارے ہاں عام طور پر استصواب ہی رائج ہے۔ اسے شورائے عام بھی کہا جاسکتا ہے۔ جس کے ذریعے کسی خاص مسئلے میں کل رائے دہندگان سے بلاواسطہ فیصلہ طلب کیا جاتا ہے۔ مسائل کے تصفیہ کے لئے، ریفرنڈم کا طریقہ سوئٹزرلینڈ میں دوسوسال سے رائج ہے جبکہ تقریباً 85 سال پیشتر انگریزی بولنے والے تمام علاقوں میں اصلاحی تحریکوں نے بھی یہ اصطلاح مسائل پر رائے دہندگان کی رائے طلب کرنے کے معنوں میں استعمال کرنی شروع کر دی تھی۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد لیگ آف نیشنز نے حق خودارادیت کی بنیاد پر، سرحدی تنازعات میں عوام کی رائے طلب کرنے کے عمل کو "Plebiscite" کا نام دیا تھا۔ اقوام متحدہ نے بھی اسی اصطلاح کے حوالے سے کئی سرحدی تنازعوں میں اپنا کردار ادا کیا۔ نازی بھی اپنی پالیسیوں کی تصدیق کے لئے یہی اصطلاح استعمال کرتے تھے۔ حقیقتاً ان دونوں اصطلاحات...... ''ریفرنڈم'' اور "Plebiscite" میں واضح فرق کرنا بعض اوقات مشکل ہوجاتا ہے۔

''ریفرنڈم'' کا تصور یونانی جمہوریت میں بھی موجود تھا اور ووٹ کے ذریعے علاقوں کے الحاق کا فیصلہ کرنے کی مثال تو سولہویں صدی کے فرانس اور سوئٹزرلینڈ میں بھی مل جاتی ہے۔

کشمیر میں رائے شماری کے لئے "Plebiscite" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جبکہ سرحد اور سلہٹ میں رائے شماری کے لئے ''ریفرنڈم'' کی اصطلاح استعمال ہوئی۔ 1960ء میں ایوب خان کی اپنے لئے حاصل کردہ عوامی تائید کو ریفرنڈم ہی کا نام دیا جاسکتا ہے۔

نظریہ جمہوریت کے پھیلاؤ نے اٹھارہویں صدی کے اختتام تک ریفرنڈم کے دروازے، اکثر مہذب قوموں پر کھول دیئے تھے، 1778ء میں بعض امریکی ریاستوں نے آئین سازی اور آئین میں ترمیم و اضافہ کے لئے ریفرنڈم کا طریقہ اختیار کیا۔ نپولین بوناپارٹ نے بھی آئینہ ترامیم اور ''الحاق'' کارروائیوں کے لئے یہی طریقہ استعمال کیا۔ 52-1951ء میں نپولین سوم نے اپنی بادشاہت منوانے کے لئے ریفرنڈم ہی سے اعانت طلب کی۔ انیسویں صدی کے وسط میں اٹلی میں یہی حربہ کامیاب ہوتا رہا۔ انیسویں صدی کے آغاز کے بعد ووٹ رجسٹر کرنے، ووٹ ڈالنے اور ووٹ کو راز رکھنے کی تکنیک کافی ترقی کرگئی تو اسی لحاظ سے ریفرنڈم کے ذریعے ایماندارانہ نتائج کا حصول بھی آسان ہوگیا۔

دنیا کے مختلف ملکوں میں قومی سطح پر منعقد ہونے والے ریفرنڈمز کی تعداد 500 سے اوپر جاچکی ہے۔ ان میں سے 297 صرف سوئٹزرلینڈ اور 39 آسٹریلیا میں منعقد ہوئے، ان دوملکوں میں قومی سطح پر ریفرنڈم کی ''مقبولیت'' ان کے فیڈرل نظام حکومت کی ضرورت میں مضمر ہے۔ باقی ملکوں میں فرانس سرفہرست ہے۔ فرانس میں قومی سطح پر بیس مرتبہ اور ڈنمارک میں تیرہ مرتبہ ریفرنڈم منعقد ہوچکا ہے۔ ایسے ممالک کی تعداد بہت زیادہ ہے جہاں صرف ایک ہی دفعہ ریفرنڈم منعقد ہوا ہے۔ یورپ کے کئی ممالک میں حکومتوں کو اپنی پالیسیوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے منعقدہ ریفرنڈم میں شکست کا سامنا بھی کرنا پڑا ہے۔ ان ملکوں میں عوامی سطح پر کسی ریفرنڈم میں ایسے نتائج کو بوگس سمجھا جاتا ہے جو قومی مسائل پر 95 فیصد یا اس سے زائد فیصد میں ''ہاں'' کی نوید سنا رہے ہوں، نہایت ہی چند ایسے ریفرنڈم ہوئے ہیں، جہاں لوگوں نے آزادانہ ووٹ ڈالے اور نتیجہ قریب قریب سو فیصد رہا اور سب نے اس فیصلے کو بخوشی قبول کیا، مثلاً 1905ء میں ناروے نے سویڈن سے علیحدگی کی حمایت میں 99.9 فیصد ووٹ ڈالے۔ 1944ء میں آئس لینڈ نے ڈنمارک سے علیحدگی کی حمایت میں 99.5 فیصد ووٹ ڈالے اور 1967ء میں جبرالٹر نے برطانیہ سے اپنا تعلق قائم رکھنے کی حمایت میں 99.6 فیصد ووٹ ڈالے۔ فرانس کو بھی قوم پرستی اور سرحدی تنازعات میں اسی قسم کے واضح جذبات کا تجربہ ہوتا رہا ہے لیکن عام ملکی علاقائی مسائل میں 90 فیصد سے اوپر ہاں میں کبھی جواب نہیں آیا۔ یورپ اور قدیم برطانوی دولت مشترکہ سے باہر سوشلسٹ بلاک، افریقہ، عرب ممالک (شام، الجزائر، مصر، سوڈان اور جنوب مشرقی ایشیا (بنگلہ دیش ترکی وغیرہ) کے نام گنوائے جاسکتے ہیں جہاں ریفرنڈم کوئی حکومت اور اس کے نئے آئین کی تائید وتصدیق کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اس میں حکومتوں کی ہمیشہ جیت ہوتی ہے۔

یہ بات واقعی دلچسپی کا باعث ہے کہ ایسی مطلق العنان حکومتیں بھی جو جمہوریت کی مذمت کرتی رہتی ہیں اور جمہوریت کے تمام معروف اصولوں کو پامال کرکے برسراقتدار آتی ہیں تحفظ اقتدار کے لئے جمہوریت ہی کی ایک نمایاں صورت ریفرنڈم کو سہارے کے طور پر استعمال کرتی ہے، لیکن مغرب کے جمہوری ملکوں کی طرح رائے دہندگان کو آزادانہ سیاسی تربیت دینے کی بجائے ترغیب وترہیب کے ذریعے، انہیں ''ہاں'' میں ووٹ ڈالنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اس کے باوجود، یہ حقیقت تاریخ کے ریکارڈ پر موجود ہے کہ گھانا میں حکومت وقت کے مکمل فوجی کنٹرول کے باوجود اپریل 1978ء میں ایک پارٹی کی حکومت کی حمایت میں قوم کی طرف سے صرف 54 فیصد ووٹ دیئے گئے۔ گیمبیا میں حکومت (1965ء) اپنے جمہوریت نواز پروگرام کی حمایت میں بمشکل 65.9 فیصد ووٹ حاصل کرسکی تھی۔ بین الاقوامی سطح پر، ایک نہایت دلچسپ ریفرنڈم (1955ء) میں فرانس اور جرمنی کے درمیان طے پانے والے ایک معاہدے کے سلسلے میں ہوا تھا جس میں ''سار'' کے لوگوں نے جرمنی کی حکومت کی پالیسی کے خلاف دوبارہ جرمنی میں مدغم ہونے کا فیصلہ دیا تھا۔ حالیہ برسوں میں چار ملکوں کو وسیع تر یورپی برادری میں شامل ہونے کا فیصلہ ریفرنڈم کے ذریعے (1970ء) اپنے اپنے ملک کے عوام سے لینا پڑا۔ فرانس کو بھی یہ کرنا پڑا۔ اس کے باوجود مغرب کے اکثر جمہوری ملکوں میں، عام طور پر، ریفرنڈم کے ذریعے سنجیدہ اور بنیادی مسائل حل کرنے کا ''رسک'' نہیں لیا جاتا۔ مثلاً سوئٹزرلینڈ اور بعض امریکی ریاستوں کو چھوڑ کر کوئی مغربی ملک بنیادی اخلاق اور مذہبی قدروں یا عقیدوں کو معرض خطر میں ڈالنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

بعض ملکوں میں ایسا بھی ہوا ہے کہ عوام نے سرے سے ریفرنڈم کے انعقاد کے فیصلے ہی کو تسلیم نہیں کیا اور ووٹ ڈالنے میں عدم دلچسپی کا مظاہرہ کرکے اپنی ناپسندیدگی واضح کردی (فرانس 1972ء اور ڈنمارک 1953ء) دلچسپ ترین ریفرنڈم ویمری پبلک میں ہوا جس میں کل ووٹروں کا صرف پچاس فیصد حصہ رائے دہی کے عمل میں شریک ہوسکا ''نہ'' میں ووٹ ڈالنے کا آسان طریقہ یہی تھا کہ پچاس فیصد رائے دہندگان گھروں سے باہر نہ نکلے۔ دوموقعوں پر 90 فیصد سے زائد ''ہاں'' میں ووٹ لینے کے باوجود ''ہاں'' کو شکست تسلیم کرنی پڑی۔ ایک دفعہ صرف 39 فیصد رائے دہندگان اور دوسری دفعہ صرف 15 فیصد رائے دہندگان نے ووٹ ڈالنے کی زحمت گوارا کی۔ ظاہر ہے، ووٹ ڈالنا حکماً لازمی قرار دے دیا جائے تو اس قسم کی صورتحال پیدا ہونے کے امکانات پر جزوی طور پر قابو بھی پایا جاسکتا ہے۔ آسٹریلیا، سوئٹزرلینڈ، ڈنمارک، فرانس، آئرلینڈ، ناروے اور سویڈن میں حکومتوں کو ریفرنڈم میں شکست کا سامنا بھی رہا ہے، لیکن اکثر ملکوں میں یہ شکست سیاسی منظر میں فوری تبدیلی لانے میں کامیاب نہ ہوسکی سوائے 1969ء میں فرانس کا ریفرنڈم جسے ڈیگال نے عدم اعتماد کا ووٹ سمجھا اور صدارت سے استعفیٰ دے دیا۔ 1972ء میں ناروے کے ریفرنڈم نے بھی، اس وقت کی غالب سیاسی قوتوں پر دوررس اثرات مرتب کئے، تیسری دنیا میں ریفرنڈم کا فیصلہ، عموماً حکومتیں خود کرتی ہیں اور اس کے نتائج کو اپنی مرضی کے سانچے میں ڈھالنے میں کامیاب بھی رہتی ہیں اور اگر ایسا نہ ہوسکے تو بھی ان کے لئے پریشانی کی کوئی وجہ نہیں، کیونکہ نتائج استصواب، ان حکومتوں کے لئے مشورہ ہیں فرمان نہیں۔

ریفرنڈم میں عام طور پر ووٹروں کے سامنے ایک سوال ہی رکھا جاتا ہے۔ بعض اوقات ایک ہی مسئلہ کے بارے میں ایک سے زیادہ سوال بھی پوچھ لئے جاتے ہیں۔ مثلاً 1963ء میں ڈنمارک میں زرعی اصلاحات 1945ء میں فرانس میں آئینی ترامیم اور 1968ء میں ڈنمارک میں انتخابی اصلاحات کے مواقع پر ایک مسئلہ پر ایک سے زیادہ سوالات پوچھے گئے لیکن آئرلینڈ (1972ء) نیوزی لینڈ (1967ء، 1949ء) اٹلی (1978ء) میں ایک ہی روز مختلف مسائل پر مختلف سوالات پوچھے گئے۔ سوئٹزرلینڈ اور آسٹریلیا میں ایک ہی قسم کے متعدد سوالات مختلف پہلوؤں سے پوچھے جاتے ہیں۔ پھر بھی یہ ممالک کیلیفورنیا کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ جہاں ایک ہی بیلٹ پر سینتالیس مختلف تجاویز درج کرنے کا ریکارڈ قائم ہوچکا ہے۔ مختلف مسائل کو ایک سوال کی شکل میں بھی ڈھالا جاسکتا ہے۔ (فرانس 1969ء)، (سویڈن 1957ء، فن لینڈ 1931ء، نیوفونڈ لینڈ 1948ء، پورٹوریکو 1948ء)۔ اس بحث میں نکتہ ذہن میں رہنا چاہئے کہ کسی آئین کی منظوری یا نامنظوری کے لئے ''ہاں'' اور ''نہیں'' کے پیچھے ملکی نظام سے تعلق رکھنے والی بیسیوں تجاویز ووٹر کے پیش نظر ہوتی ہیں اور اسی لئے کسی ریفرنڈم میں، اس قسم کا سوال ترتیب دینے والوں کا ایک قومی فریضہ یہ بھی بن جاتا ہے کہ وہ رائے عامہ کو تشکیل دینے والے تمام اداروں اور طبقوں کو بلاخوف وخطر کام کرنے کا موقع دیں اور قومی ذرائع ابلاغ کو یکطرفہ قبضہ ناجائز سے آزاد رکھیں۔

(ایکسپریس 4 جنوری 2008ء)

## ذیلی تنظیموں کا کام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

عہدیدار قابل اطاعت ہے جہاں جماعتی عہدیداران یہ روح اپنے قول وفعل سے جماعت میں پیدا کرنے کی کوشش کریں وہاں مربیان اور مبلغین کا بھی کام ہے کہ اپنے قول وفعل کے اعلیٰ نمونے قائم کرتے ہوئے جماعت کی اس نہج پر تربیت کریں جس طرح حضرت مسیح موعود چاہتے ہیں۔ ذیلی تنظیمیں اپنی اپنی مجالس میں اس طریق پر اپنی متعلقہ تنظیموں کے ممبران کی تربیت کریں جیسا کہ حضرت مسیح موعود کی خواہش ہے اور جب اطفال اور ناصرات کے لیول سے یہ تربیتی اٹھان ہورہی ہوگی تو بہت سے معاشرتی اور اخلاقی مسائل جو اس معاشرے میں پیدا ہورہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہورہے ہوں گے۔ ہمارے بچے معاشرے کے غلط اثرات سے بچ رہے ہوں گے اس وجہ سے گھروں کا امن اور سکون پہلے سے بڑھ کر قائم ہورہا ہوگا۔ پس اس اطاعت کے معیار کو بڑھانے کے لئے ہر سطح پر کوشش کریں، ہر سطح پر، ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدیدار کی اطاعت کرے۔ احباب جماعت اپنے عہدیداران کی اطاعت کریں اور سب مل کر خلافت سے سچے تعلق اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ (الفضل 11 جولائی 2007ء)

# وصایا

## ضروری نوٹ

**مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔**

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

### مسل نمبر 94774 میں سلطان احمد

ولد رشید احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کبیر والہ ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سلطان احمد۔ گواہ شد نمبر1 عدیل احمد۔ گواہ شد نمبر2 عبدالعلیم ناصر

### مسل نمبر 94775 میں عرفان اللہ

ولد رشید احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کبیر والہ ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عرفان اللہ۔ گواہ شد نمبر1 راحیل احمد۔ گواہ شد نمبر2 عبدالعلیم ناصر

### مسل نمبر 94776 میں باسل احمد ورک

ولد ناصر احمد ورک قوم ورک جٹ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کبیر والہ ضلع خانیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ باسل احمد ورک۔ گواہ شد نمبر1 محمد بشارت۔ گواہ شد نمبر2 عبدالعلیم ناصر

### مسل نمبر 94777 میں مبشرہ ناز

بنت مشتاق احمد قوم بندیشہ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حسن پور ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی اندازاً -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مبشرہ ناصر۔ گواہ شد نمبر1 عطاء الرحمٰن ثاقب۔ گواہ شد نمبر2 مشتاق احمد

### مسل نمبر 94778 میں عثمان احمد

ولد چوہدری بشارت علی بندیشہ قوم بندیشہ جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حسن پور ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) گھڑی ڈائمنڈ اندازاً مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عثمان احمد۔ گواہ شد نمبر1 عطاء الرحمٰن ثاقب۔ گواہ شد نمبر2 ندیم احمد

### مسل نمبر 94779 میں روفیہ تبسم

بنت احمد حسین قوم بندیشہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حسن پور ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور 1/2 تولہ اندازاً مالیتی -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ روفیہ تبسم۔ گواہ شد نمبر1 عطاء الرحمٰن ثاقب۔ گواہ شد نمبر2 مشتاق احمد

### مسل نمبر 94780 میں عامر سعید

ولد سعید احمد قوم بندیشہ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عامر سعید۔ گواہ شد نمبر1 ندیم احمد۔ گواہ شد نمبر2 عبدالعلیم ناصر

### مسل نمبر 94781 میں ناصر سعید

ولد سعید احمد قوم بندیشہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ناصر سعید۔ گواہ شد نمبر1 ندیم احمد۔ گواہ شد نمبر2 عبدالعلیم ناصر

### مسل نمبر 94782 میں ملکہ بی بی

زوجہ محمد امیر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت 1978ء ساکن چوپرہٹہ ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 5 مرلہ رہائشی مکان مالیتی -/75000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ملکہ بی بی۔ گواہ شد نمبر1 محبوب احمد گواہ شد نمبر2 عبدالرحمٰن

### مسل نمبر 94783 میں شہناز بی بی

زوجہ محبوب الٰہی قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوپرہٹہ ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) پلاٹ 1 مرلہ اندازاً مالیتی -/40000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شہناز بی بی۔ گواہ شد نمبر1 محبوب الٰہی۔ گواہ شد نمبر2 ندیم احمد

### مسل نمبر 94784 میں روشن جہاں احمد

بنت احمد نواز (مرحوم) قوم ماہی سیال پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوپرہٹہ ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ روشن جہاں احمد۔ گواہ شد نمبر1 محبوب الٰہی۔ گواہ شد نمبر2 عبدالرحمٰن

### مسل نمبر 94785 میں نسیم فاطمہ

بنت لیاقت علی خان قوم بھٹہ پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرائے سدھو ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 5 مرلہ مکان مالیتی اندازاً -/300000 روپے کا حصہ (والدہ 4 بھائی 2 بہنیں حصہ دار ہیں) اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نسیم فاطمہ۔ گواہ شد نمبر1 ذوالفقار احمد۔ گواہ شد نمبر2 عرفان علی احمد

### مسل نمبر 94786 میں ناھید فاطمہ

بنت لیاقت علی خان قوم بھٹہ پیشہ طالب علم عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرائے سدھو ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 5 مرلہ مکان مالیتی اندازاً -/300000 روپے کا حصہ (والدہ 4 بھائی 2 بہنیں حصہ دار ہیں)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ناھید فاطمہ گواہ شد نمبر1 ذوالفقار احمد۔ گواہ شد نمبر2 عرفان علی احمد

### مسل نمبر 94787 میں بشریٰ محمود

زوجہ ذوالفقار احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرائے سدھو ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور ساڑھے سات تولے مالیتی اندازاً -/160821 روپے (2) از والد ملا 9 مرلہ پلاٹ واقع طاہر آباد اندازاً مالیتی -/600000 روپے (3) حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ محمود۔ گواہ شد نمبر1 ذوالفقار احمد۔ گواہ شد نمبر2 عرفان علی احمد

### مسل نمبر 94788 میں فاخرہ بی بی

بنت خدا بخش بُھٹہ قوم بُھٹہ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرائے سدھو ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر

انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔فاخرہ بی بی۔گواہ شدنمبر1 محمد شفیق گواہ شدنمبر2 خدابخش بُھٹہ

## مسل نمبر94789میں رخشندہ بی بی

بنت خدابخش قوم بھٹہ پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرائے سدھو ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ3-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔رخشندہ بی بی۔گواہ شدنمبر1 خدابخش بُھٹہ۔گواہ شدنمبر2 عبدالعلیم ناصر

## مسل نمبر94790میں نفیسہ بی بی

بنت خدابخش بُھٹہ قوم بُھٹہ پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرائے سدھو ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ3-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نفیسہ بی بی۔گواہ شدنمبر1 خدابخش بُھٹہ۔گواہ شدنمبر2 عبدالعلیم ناصر

## مسل نمبر94791میں فخرعلی

ولد خدابخش بُھٹہ قوم بُھٹہ پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرائے سدھو ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ1-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔فخرعلی احمد۔گواہ شدنمبر1 محمد شفیق وصیت نمبر34250۔گواہ شدنمبر2 عبدالعلیم ناصروصیت نمبر28602

## مسل نمبر94792میں زاہداحمد

ولدنذیراحمد قوم ڈھڈی پیشہ مزدوری عمر39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر9-A/10-R ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ11-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) 4 مرلہ رہائشی مکان مالیتی اندازاً-/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔زاہداحمد۔گواہ شدنمبر1 راجہ مبارک احمد وصیت نمبر26571۔گواہ شدنمبر2 امتیازاحمد

## مسل نمبر94793میں طاہراحمد

ولدصلاح الدین قوم جٹ پیشہ مزدوری عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر9A/10R ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ11-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/6000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔طاہراحمد۔گواہ شد نمبر1 مقصوداحمد۔گواہ شدنمبر2 محموداحمد

## مسل نمبر94794میں سعادت احمد

ولدتنویراحمد قوم سدھو جٹ پیشہ کاشتکاری عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر127/10R ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ10-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/18000 روپے ماہوار بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔سعادت احمد۔گواہ شدنمبر1 ظفرسلیم۔گواہ شدنمبر2 احسان احمد

## مسل نمبر94795میں شازیہ

بنت تنویراحمد قوم سدھو جٹ پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر127/10R ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ10-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔شازیہ۔گواہ شدنمبر1 مظہر اقبال وصیت نمبر39083۔گواہ شدنمبر2 تنویراحمد والدموصیہ

## مسل نمبر94796میں اسماءحفیظ

بنت حفیظ احمد قوم سدھو جٹ پیشہ خانہ داری عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر127/10R ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ6-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔اسماءحفیظ۔گواہ شدنمبر1 مظہراقبال گواہ شدنمبر2 عابدمحمود

## مسل نمبر94796میں عابدمحمود

ولدمحموداحمد قوم سدھو جٹ پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر127/10R ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ6-9-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عابدمحمود۔گواہ شدنمبر1 احسان الٰہی گواہ شدنمبر2 سعادت احمد

## مسل نمبر94798میں ساجدمحمود

ولدمحموداحمد قوم سدھو جٹ پیشہ ملازمت عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر127/10R ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ1-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ساجدمحمود۔گواہ شدنمبر1 صفدرعباس گواہ شدنمبر2 مظہراقبال

## مسل نمبر94799میں کاشف غفور

ولدچوہدری عبدالغفور(مرحوم) قوم بھلر جٹ پیشہ طالب علم/کاشتکاری عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر128/15L ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 7-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) مشترکہ 25/ایکڑ زرعی اراضی واقع چک نمبر128/15L اندازاً مالیتی -/5600000 روپے کا حصہ(5 بھائی اورایک ہمشیرہ حصہ دار ہیں)۔اس وقت مجھے بصورت کاشتکاری مبلغ-/55000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پرحصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کوادا کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔کاشف غفور۔گواہ شدنمبر1 راجہ مبارک احمد وصیت نمبر26571۔گواہ شدنمبر2 چوہدری محمد شفیق وصیت نمبر34250

## مسل نمبر94800میں رضوان احمد

ولدبشیراحمد قوم لہراجٹ پیشہ زمیندارہ عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر11-D ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ8-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) بھینس اندازاً مالیتی -/40000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/15000 روپے سالانہ بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔رضوان احمد۔گواہ شدنمبر1 صغیراحمد۔گواہ شدنمبر2 بشیراحمد

## مسل نمبر94801میں عبداللہ کچلو

ولد ڈاکٹرمحموداللہ کچلو قوم کچلو پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلرکہار ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عبداللہ کچلو۔گواہ شدنمبر1 اطہرحفیظ فراز مربی سلسلہ۔گواہ شدنمبر2 ڈاکٹرمحموداللہ کچلو

## مسل نمبر94802میں نعمان طارق

ولدمحمد طارق قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ14-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تواس کی اطلاع مجلس کارپردازکو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔نعمان طارق۔گواہ شدنمبر1 ذیشان طارق گواہ شدنمبر2 عدنان طارق

## مسل نمبر94803میں مریم صدیقہ

بنت طاہراحمد قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ12-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوارآمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔مریم صدیقہ۔گواہ شدنمبر1 غلام احمد وصیت نمبر58341۔گواہ شدنمبر2 نعیم اسلم ملک

## مسل نمبر94804میں محمد تاج

ولدعبدالرحمٰن قوم اعوان پیشہ......عمر41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ12-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) رہائشی مکان برقبہ ساڑھے چار مرلے واقع دوالمیال مالیتی -/200000 روپے(2) بارانی زمین برقبہ 3 کنال واقع دوالمیال مالیتی-/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/2000 روپے ماہوار بصورت پنشن(والدصاحب) مل رہے ہیں۔میں تازیست

اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔محمدتاج ۔ گواہ شد نمبر 1 غلام احمد وصیت نمبر 58341۔گواہ شدنمبر 2 نعیم اسلم ملک

### مسل نمبر 94805 میں امان رضا

ولد ابراراحمد قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 12-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔امان رضا۔گواہ شدنمبر 1 غلام احمد وصیت نمبر 58341۔گواہ شدنمبر 2 بشیر احمد

### مسل نمبر 94806 میں حسیب احمد

ولد محمد اسلم ملک قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔حسیب احمد۔گواہ شدنمبر 1 نعیم اسلم ملک۔ گواہ شدنمبر 2 غلام احمد وصیت نمبر 58341

### مسل نمبر 94807 میں سیماب بشریٰ

بنت محمد اسلم ملک قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ ۔سیماب بشریٰ ۔گواہ شدنمبر 1 نعیم اسلم ملک ۔گواہ شدنمبر 2 غلام احمد وصیت نمبر 58341

### مسل نمبر 94808 میں امتہ القیوم

بنت طارق منوراحمد قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ ۔امتہ القیوم ۔گواہ شدنمبر 1 طارق منوراحمد۔گواہ شدنمبر 2 باسل احمد

### مسل نمبر 94809 میں ریحانہ نرگس

زوجہ ملک احسان الحق قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 1 تولہ مالیتی -/23000 روپے (3) نقدرقم بصورت بینک اکاؤنٹ -/70000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ریحانہ نرگس گواہ شدنمبر 1 ملک احسان الحق۔گواہ شدنمبر 2 عبدالغفار

### مسل نمبر 94810 میں قرۃ العین

بنت ملک احسان الحق قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔قرۃ العین۔گواہ شدنمبر 1 ملک احسان الحق۔گواہ شدنمبر 2 ملک اظہر محمود

### مسل نمبر 94811 میں عبدالمنان

ولد عبدالغفار قوم اعوان پیشہ کاروبار عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عبدالمنان۔گواہ شدنمبر 1 اشتیاق احمد ملک وصیت نمبر 43677۔گواہ شدنمبر 2 عبدالغفار

### مسل نمبر 94812 میں امتہ الصبور

بنت عبدالغفار قوم اعوان پیشہ ٹیوشن عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔امتہ الصبور۔گواہ شدنمبر 1 عبدالغفار۔ گواہ شدنمبر 2 عبدالمنان

### مسل نمبر 94813 میں عظمت ضیاء

ولد ضیاء احمد قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) بارانی زمین برقبہ 6 کنال حصہ 2/7 مالیتی -/50000 روپے (2) پلاٹ برقبہ 18 مرلے میں حصہ 1/2 مالیتی -/270000 روپے (3) 1 عدد کار مالیتی -/175000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔عظمت ضیاء ۔گواہ شد نمبر 1 اشتیاق احمد ملک وصیت نمبر 43677۔گواہ شدنمبر 2 نعیم اسلم ملک

### مسل نمبر 94814 میں ثاقب عارف

ولد محمد عارف قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ثاقب عارف۔گواہ شدنمبر 1 غلام احمد وصیت نمبر 58341۔گواہ شدنمبر 2 نعیم اسلم ملک

### مسل نمبر 94815 میں صومیہ عارف

زوجہ امجد ضیاء قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 15 تولہ مالیتی -/285000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔صومیہ عارف گواہ شد نمبر 1 اشتیاق احمد ملک وصیت نمبر 43677۔گواہ شد نمبر 2 عظمت ضیاء

### مسل نمبر 94816 میں حفظہ عارف

بنت محمد عارف قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔حفظہ عارف۔گواہ شدنمبر 1 اشتیاق احمد۔ گواہ شدنمبر 2 ملک محمد عارف

### مسل نمبر 94817 میں نفیسہ بتول

زوجہ قمر شہزاد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 3 تولے مالیتی -/60000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔نفیسہ بتول۔ گواہ شدنمبر 1 ..........۔گواہ شدنمبر 2 ..............

### مسل نمبر 94818 میں محمود احمد حسن

ولد ملک غلام احمد قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 04-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمود احمد حسن ۔گواہ شدنمبر 1 ملک غلام احمد وصیت نمبر 58341۔گواہ شدنمبر 2 ملک اشتیاق احمد وصیت نمبر 43677

### مسل نمبر 94819 میں رادیہ خورشید

بنت خورشید احمد قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔رادیہ خورشید۔گواہ شدنمبر 1 ملک اشتیاق احمد وصیت نمبر 43677۔گواہ شدنمبر 2 نعیم اسلم ملک

### مسل نمبر 94820 میں حِرا مریم

بنت خالد جاوید قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے

جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن 3 گرام مالیتی -/5700 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حرا مریم۔ گواہ شد نمبر 1 غلام احمد وصیت نمبر 58341۔ گواہ شد نمبر 2 حافظ سبحان ایوب

## مسل نمبر 94821 میں فرزانہ خورشید

زوجہ ارشد احمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے(2) طلائی زیور بوزن 9 تولے مالیتی -/180000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فرزانہ خورشید گواہ شد نمبر 1 ملک نذیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ارشد احمد

## مسل نمبر 94822 میں عزیزاں بیگم

زوجہ ملک نذیر احمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 76 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر وصول شدہ -/500 روپے(2) نقد رقم بصورت بینک اکاؤنٹ مالیتی -/50000 روپے(3) ترکہ والدین زرعی زمین برقبہ 2 کنال مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عزیزاں بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 ملک نذیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ارشد احمد

## مسل نمبر 94823 میں افشاں تبسم

زوجہ جمشید احمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر -/20000 روپے(2) طلائی زیور بوزن 9 تولے مالیتی -/180000 روپے (3) ترکہ والدین آبائی مکان کا 1/8 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ افشاں تبسم۔ گواہ شد نمبر 1 ملک اشتیاق احمد وصیت نمبر 43677 گواہ شد نمبر 2 جمشید احمد وصیت نمبر 28041

## مسل نمبر 94824 میں آمنہ تبسم

زوجہ مدثر احمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن 13 تولہ مالیتی -/234000 روپے(2) حق مہر -/20000 روپے(3) ترکہ والدین رہائشی مکان برقبہ 1 کنال کا 1/8 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ آمنہ تبسم۔ گواہ شد نمبر 1 ملک اشتیاق احمد وصیت نمبر 43677۔ گواہ شد نمبر 2 جمشید احمد

## مسل نمبر 94825 میں نعمان احمد

ولد منیر احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننڈیاں والا بھون ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نعمان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالقیوم ناصر۔ گواہ شد نمبر 2 غلام محمد وصیت نمبر 45837

## مسل نمبر 94826 میں رفیع الدین

ولد صدر دین قوم راجپوت بھٹی پیشہ مکینیکل ہیلپر عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننڈیاں والا بھون ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت خرچ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رفیع الدین۔ گواہ شد نمبر 1 غلام محمد وصیت نمبر 45837۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمنان

## مسل نمبر 94827 میں مظفر احمد

ولد صدر دین قوم راجپت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننڈیاں والا بھون ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مظفر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 صدر دین گواہ شد نمبر 2 غلام محمد وصیت نمبر 45837

## مسل نمبر 94828 میں راجہ مصور احمد

ولد راجہ محمد عالم قوم ...... پیشہ ...... عمر ...... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننڈیاں والا بھون ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ راجہ مصور احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالقیوم ناصر۔ گواہ شد نمبر 2 غلام محمد وصیت نمبر 45837

## مسل نمبر 94829 میں رفیعہ سلطانہ

زوجہ رفاقت احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننڈیاں والا بھون ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور مالیتی -/25000 روپے(2) حق مہر بذمہ خاوند -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رفیعہ سلطانہ۔ گواہ شد نمبر 1 رفاقت احمد۔ گواہ شد نمبر 2 غلام محمد وصیت نمبر 45837

## مسل نمبر 94830 میں نیرہ پروین

زوجہ محمد سفیر قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننڈیاں والا بھون ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر -/35000 روپے(2) طلائی زیور بوزن 3 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نیرہ پروین۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان۔ گواہ شد نمبر 2 غلام محمد وصیت نمبر 45837

## مسل نمبر 94831 میں رضوانہ خورشید

زوجہ محمد خورشید قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننڈیاں والا بھون ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر -/55000 روپے(2) طلائی زیور بوزن 3 تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رضوانہ خورشید۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالرشید۔ گواہ شد نمبر 2 غلام محمد وصیت نمبر 45837

## مسل نمبر 94832 میں فریدہ قیوم

زوجہ عبدالقیوم ناصر (مربی سلسلہ) قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننڈیاں والا بھون ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے(2) طلائی زیور بوزن 5 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فریدہ قیوم۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالقیوم ناصر۔ گواہ شد نمبر 2 غلام محمد وصیت نمبر 45837

## مسل نمبر 94833 میں مبشر احمد

ولد غلام نبی قوم راجپوت پیشہ الیکٹریشن عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننڈیاں والا بھون بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبشر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 غلام محمد وصیت نمبر 45837۔ گواہ شد نمبر 2 اشتیاق احمد ملک وصیت نمبر 43677

## مسل نمبر 94834 میں عزیزہ بیگم

بیوہ عبدالوحید قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھون ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) 2 عدد انگوٹھیاں مالیتی -/11000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000+500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ + سلائی کڑھائی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عزیزہ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اسماعیل۔ گواہ شد نمبر 2 غلام محمد وصیت نمبر 45837

## مسل نمبر 94835 میں حافظ اُسامہ وحید

ولد عبدالوحید (مرحوم) قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھون ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس

وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حافظ اسامہ وحید۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اسماعیل۔ گواہ شد نمبر 2 غلام محمد وصیت نمبر 45837

## مسل نمبر 94836 میں عبدالقدوس خالد

ولد عبدالسلام قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھون ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان برقبہ 5 مرلہ مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالقدوس۔ گواہ شد نمبر 1 غلام محمد وصیت نمبر 45837۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمنان

## مسل نمبر 94837 میں طاہرہ بیگم

زوجہ عبدالقدوس خالد قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھون ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 2 تولہ مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طاہرہ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 غلام محمد وصیت نمبر 45837۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمنان

## مسل نمبر 94838 میں سائرہ منان

بنت عبدالمنان قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھون ضلع چکوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سائرہ منان۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان۔ گواہ شد نمبر 2 غلام محمد وصیت نمبر 45837

## مسل نمبر 94839 میں نصرت بیگم

زوجہ مرزا منصور احمد قوم مغل پیشہ ٹیچر عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکوال شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 5 تولے مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نصرت بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 اعظم فرحان۔ گواہ شد نمبر 2 مرزا منصور احمد

## مسل نمبر 94840 میں عبدالوہاب

ولد عبدالقدوس قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکوال شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالوہاب۔ گواہ شد نمبر 1 اعظم فرحان۔ گواہ شد نمبر 2 مرزا منصور احمد

## مسل نمبر 94841 میں ثریا بیگم

بیوہ مختار احمد (مرحوم) قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-07-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/800 روپے (2) طلائی زیور بوزن 8 تولے مالیتی -/160000 روپے (3) زرعی اراضی برقبہ اڑھائی ایکڑ واقع قادر آباد مالیتی -/1000000 کا 1/8 حصہ (4) رہائشی مکان برقبہ 10 مرلہ واقع طاہر آباد شرقی ربوہ مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/1600 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثریا بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد مختار مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 نداء الحق ندیم مربی سلسلہ

## مسل نمبر 94842 میں ذیشان علی

ولد مبارک احمد رانا قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ذیشان علی۔ گواہ شد نمبر 1 ساجد احمد وصیت نمبر 56748۔ گواہ شد نمبر 2 کاشف الرحمٰن

## مسل نمبر 94843 میں بلال احمد

ولد محمد اکرم قوم وینس پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بلال احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ساجد احمد وصیت نمبر 56748۔ گواہ شد نمبر 2 نوید الاسلام وصیت نمبر 63605

## مسل نمبر 94844 میں چوہدری سلطان محمد کلوجٹ

ولد چوہدری محمد حسین کلوجٹ قوم کلوجٹ پیشہ ٹھیکیدار عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان برقبہ 10 مرلہ واقع باب الابواب (2) نقد رقم -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ چوہدری سلطان محمد کلوجٹ۔ گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد خان۔ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد خان

## مسل نمبر 94845 میں اعجاز احمد

ولد بشارت احمد قوم جٹ تتلہ پیشہ خادم بیت عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ کینٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اعجاز احمد۔ گواہ شد نمبر 1 زوہیب احمد ملہی گواہ شد نمبر 2 وقاص احمد

## مسل نمبر 94846 میں محسن احمد

ولد اشتیاق احمد قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عسکری کالونی سیالکوٹ کینٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محسن احمد۔ گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 زوہیب احمد ملہی

## مسل نمبر 94847 میں عائشہ الیاس

بنت محمد الیاس قوم جٹ بھلی پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالو کے بھلی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-03 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عائشہ الیاس۔ گواہ شد نمبر 1 ارشد محمود۔ گواہ شد نمبر 2 محمد محسن ظفر

## مسل نمبر 94848 میں فریحہ آنسہ

بنت محمد الیاس ظفر قوم جٹ بھلی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالو کے بھلی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-03 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فریحہ آنسہ۔ گواہ شد نمبر 1 ارشد محمود گواہ شد نمبر 2 محمد محسن ظفر

## مسل نمبر 94849 میں ذیشان احمد

ولد افتخار احمد قوم جٹ بھلی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالو کے بھلی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ذیشان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد محسن ظفر۔ گواہ شد نمبر 2 اکبر احمد سندھی

## مسل نمبر 94850 میں وسیم احمد

ولد منظور احمد قوم جٹ بھلی پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالو کے بھلی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وسیم احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد محسن ظفر۔ گواہ شد نمبر 2 اکبر احمد سندھی

## مسل نمبر 94851 میں جاوید احمد

ولد محمد شفقت قوم جٹ بھلی پیشہ کاروبار عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالوکے بھلی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔جاوید احمد۔گواہ شد نمبر 1 ارشد محمود۔ گواہ شد نمبر 2 ضہیب احمد

## مسل نمبر 94852 میں حماد احمد

ولد محمد افضل قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈوگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے العبد۔حماد احمد۔گواہ شد نمبر 1 عمیر احمد۔گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد

## مسل نمبر 94853 میں حسنات احمد

ولد حسن احمد قوم منہاس پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔حسنات احمد۔گواہ شد نمبر 1 شاہد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عمیر احمد

## مسل نمبر 94854 میں ظہیر احمد

ولد رفیق احمد قوم جوئیہ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-09-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ظہیر احمد۔گواہ شد نمبر 1 محمد جمیل۔گواہ شد نمبر 2 محمد ولید احمد مربی سلسلہ

## مسل نمبر 94855 میں طاہر نقاش

ولد ظہور احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔طاہر نقاش۔گواہ شد نمبر 1 جمیل احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد ولید احمد مربی سلسلہ

## مسل نمبر 94856 میں عمران علی

ولد نذیر احمد قوم منہاس پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-12-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عمران علی۔گواہ شد نمبر 1 شاہد احمد۔گواہ شد نمبر 2 نواز احمد

## مسل نمبر 94857 میں ابرار احمد

ولد نثار احمد قوم راجپوت پیشہ مستری (کام سیکھ رہا ہے) عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ابرار احمد۔گواہ شد نمبر 1 شاہد احمد۔گواہ شد نمبر 2 عمیر احمد

## مسل نمبر 94858 میں وقاص احمد

ولد خالد احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔وقاص احمد۔گواہ شد نمبر 1 شاہد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عمیر احمد

## مسل نمبر 94859 میں اصغر علی

ولد نذیر احمد قوم رحمانی پیشہ ڈرائیور عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔اصغر علی۔گواہ شد نمبر 1 غضنفر علی۔گواہ شد نمبر 2 طارق اسماعیل

## مسل نمبر 94860 میں ظہیر احمد

ولد نذیر احمد قوم رحمانی پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ظہیر احمد۔گواہ شد نمبر 1 غضنفر علی ۔گواہ شد نمبر 2 طارق اسماعیل

## مسل نمبر 94861 میں فریحہ نذیر

بنت نذیر احمد قوم رحمانی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔فریحہ نذیر۔گواہ شد نمبر 1 ماسٹر بشیر احمد۔گواہ شد نمبر 2 غضنفر علی

## مسل نمبر 94862 میں شیخ منصور احمد

ولد شیخ عبدالحمید قوم شیخ پیشہ مزدوری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔شیخ منصور احمد۔گواہ شد نمبر 1 غضنفر علی۔گواہ شد نمبر 2 طارق اسماعیل

## مسل نمبر 94863 میں ذاکر احمد

ولد شیخ عبدالحمید قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکنقلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-05-01 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ذاکر احمد۔گواہ شد نمبر 1 غضنفر علی۔ گواہ شد نمبر 2 طارق اسماعیل

## مسل نمبر 94864 میں رانا اعجاز احمد

ولد رانا وسیم احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-12-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔رانا اعجاز احمد۔گواہ شد نمبر 1 غضنفر علی گواہ شد نمبر 2 طارق اسماعیل

## مسل نمبر 94865 میں یاسر احمد

ولد محمد رفیع قوم رحمانی پیشہ مزدوری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔یاسر احمد۔گواہ شد نمبر 1 غضنفر علی۔گواہ شد نمبر 2 طارق اسماعیل

## مسل نمبر 94866 میں صداقت احمد

ولد شاہد محمود قوم بھٹی پیشہ (کاروبار) معاونت والد عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت معاونت والد مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔صداقت احمد۔گواہ شد نمبر 1 غضنفر علی۔گواہ شد نمبر 2 طارق اسماعیل

## مسل نمبر 94867 میں نفیس احمد

ولد محمد صدیق قوم رحمانی پیشہ ڈرائیور عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔نفیس احمد۔گواہ شد نمبر 1 غضنفر علی ۔گواہ شد نمبر 2 طارق اسماعیل

## مسل نمبر 94868 میں تنویر احمد

ولد محمد یعقوب قوم راجپوت پیشہ دکاندار عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرل ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ تنویر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد باجوہ۔ گواہ شد نمبر 2 نوید النصر

## مسل نمبر 94869 میں شان احمد

ولد مشتاق احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرل ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 نوید النصر وصیت نمبر 37838۔ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد باجوہ نمبر 30699

## مسل نمبر 94870 میں نعیم احمد

ولد مولوی روشن دین قوم دارھی وال پیشہ زمیندارہ عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرل ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2650 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نعیم احمد۔ گواہ شد نمبر 1 نوید النصر وصیت نمبر 37838۔ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد باجوہ

## مسل نمبر 94871 میں عرفان احمد

ولد عبداللطیف قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرل ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عرفان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 نوید النصر وصیت نمبر 37838۔ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد باجوہ نمبر 30699

## مسل نمبر 94872 میں احمد محبوب

ولد محبوب احمد لون قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ احمد محبوب۔ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد وصیت نمبر 58680۔ گواہ شد نمبر 2 مرزا ندیم احمد وصیت نمبر 38989

## مسل نمبر 94873 میں محمد اسلم

ولد محمد سرور قوم ملک پیشہ دکاندار عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد اسلم۔ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد وصیت نمبر 58680۔ گواہ شد نمبر 2 مرزا ندیم احمد

## مسل نمبر 94874 میں طاہر باجوہ

ولد وحید باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہر باجوہ۔ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد وصیت نمبر 58680۔ گواہ شد نمبر 2 مرزا ندیم احمد

## مسل نمبر 94875 میں عبدالماجد

ولد رشید احمد قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالماجد۔ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد وصیت نمبر 58680۔ گواہ شد نمبر 2 مرزا ندیم احمد

## مسل نمبر 94876 میں حسیب ریاض

ولد محمد ریاض قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حسیب ریاض۔ گواہ شد نمبر 1 مرزا ندیم احمد گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد

## مسل نمبر 94877 میں بشارت احمد اعوان

ولد مبشر احمد اعوان قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بشارت احمد اعوان۔ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد وصیت نمبر 58680۔ گواہ شد نمبر 2 مرزا ندیم احمد وصیت نمبر 38989

## مسل نمبر 94878 میں محسن شہزاد لون

ولد بشارت احمد لون قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محسن شہزاد لون۔ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد وصیت نمبر 58680۔ گواہ شد نمبر 2 مرزا ندیم احمد

## مسل نمبر 94879 میں عرفان مسعود

ولد مسعود احمد لون قوم لون کشمیری پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عرفان مسعود۔ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد وصیت نمبر 58680۔ گواہ شد نمبر 2 مرزا ندیم احمد

## مسل نمبر 94880 میں محسن مشتاق

ولد چوہدری مشتاق احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محسن مشتاق باجوہ۔ گواہ شد نمبر 1 افتخار احمد نعیم۔ گواہ شد نمبر 2 حافظ محمد اکرم مربی سلسلہ

## مسل نمبر 94881 میں عمر حیات

ولد منور احمد قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمر حیات۔ گواہ شد نمبر 1 خرم نوید۔ گواہ شد نمبر 2 تسلیم احمد

## مسل نمبر 94882 میں شکیل احمد

ولد منور احمد قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شکیل احمد۔ گواہ شد نمبر 1 افتخار احمد نعیم وصیت نمبر 40307۔ گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد

## مسل نمبر 94883 میں مسعود احمد

ولد مقصود احمد قوم جٹ باجوہ پیشہ کاشتکار عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مسعود احمد۔ گواہ شد نمبر 1 افتخار احمد نعیم معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 خرم نوید

## مسل نمبر 94884 میں سخی احمد

ولد مقصود احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سخی احمد۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر محمود وصیت

نمبر 36323- گواہ شد نمبر 2 خرم نوید

## مسل نمبر 94885 میں اویس احمد

ولد مقصود احمد قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اویس احمد۔ گواہ شد نمبر 1 خرم نوید۔ گواہ شد نمبر 2 تسلیم احمد

## مسل نمبر 94886 میں سردار علی

ولد ناصر احمد قوم کھوکھر پیشہ مزدوری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سردار علی۔ گواہ شد نمبر 1 افتخار احمد نعیم وصیت نمبر 40307۔ گواہ شد نمبر 2 خرم انیس

## مسل نمبر 94887 میں مدثر احمد

ولد غلام رسول قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مدثر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 خضر حیات۔ گواہ شد نمبر 2 خرم نوید

## مسل نمبر 94888 میں منظور احمد

ولد منیر احمد قوم باجوہ پیشہ کاروبار عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 07-9-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منظور احمد۔ گواہ شد نمبر 1 افتخار احمد نعیم۔ گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد

## مسل نمبر 94889 میں آمنہ تبسم

بنت عبدالحمید چیمہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ آمنہ تبسم۔ گواہ شد نمبر 1 افتخار احمد نعیم معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد گورائیہ مربی سلسلہ

## مسل نمبر 94890 میں عاصمہ حمید

بنت عبدالحمید چیمہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عاصمہ حمید۔ گواہ شد نمبر 1 افتخار احمد نعیم معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد گورائیہ مربی سلسلہ

## مسل نمبر 94891 میں محمد کریم عامر

ولد محمد صدیق قوم کھوکھر پیشہ مزدوری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد کریم عامر۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر محمود وصیت نمبر 36323۔ گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد نعیم

## مسل نمبر 94892 میں رحمان محسن

ولد مسعود احمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رحمان محسن۔ گواہ شد نمبر 1 افتخار احمد نعیم۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد اقبال

## مسل نمبر 94893 میں سلمان محسن

ولد مسعود احمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی تارڑ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سلمان محسن۔ گواہ شد نمبر 1 افتخار احمد نعیم گواہ شد نمبر 2 زاہد اقبال

## مسل نمبر 94894 میں سید زین العابدین

ولد سید محمد اکبر قوم سید پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سید زین العابدین۔ گواہ شد نمبر 1 اشفاق احمد۔ گواہ شد نمبر 2 سید افتخار احمد

## مسل نمبر 94895 میں سید نسیم احمد

ولد منصور احمد شاہ قوم سید پیشہ ڈرائیور عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ڈرائیونگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سید نسیم احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد۔ گواہ شد نمبر 2 سجاد احمد

## مسل نمبر 94896 میں طاہر یعقوب

ولد محمد یعقوب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہر یعقوب۔ گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد۔ گواہ شد نمبر 2 سجاد احمد

## مسل نمبر 94897 میں احمد جرار

ولد محمد سرور قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ احمد جرار۔ گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد۔ گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد

## مسل نمبر 94898 میں سید شاہد احمد

ولد ظہور احمد قوم سید پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سید شاہد احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عمران نصیر وصیت نمبر 36774۔ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد بٹ

## مسل نمبر 94899 میں ناصر احمد

ولد غلام قادر قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ناصر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 زاہد مسعود۔ گواہ شد نمبر 2 ظہیر احمد

## مسل نمبر 94900 میں مبارک احمد

ولد ناصر احمد قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عثمان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد مسعود

## مسل نمبر 94901 میں خالد پرویز

ولد محبوب عالم قوم مغل پیشہ مزدوری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خالد پرویز۔ گواہ شد نمبر 1 عثمان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد مسعود

# اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## تقریب تقسیم انعامات

(ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ برائے سال 2008ء)

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ تعلیم ضلع میرپور خاص کی طرف سے ساتویں تقریب تقسیم انعامات ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ بلال ہال میرپور خاص میں بعد نماز جمعۃ المبارک مورخہ 19 دسمبر 2008ء منعقد کی گئی جس کی صدارت مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر بیت المال آمد نے کی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم عبدالمجید زاہد صاحب سیکرٹری تعلیم نے شعبہ تعلیم کی رپورٹ پیش کی۔

2008ء میں میٹرک کے مقابلہ میں کم از کم معیار A1 رکھا گیا تھا اور انٹر میں A گریڈ حاصل کرنے والے سٹوڈنٹس مقابلے میں شامل تھے اسی طرح گریجوایشن اور پوسٹ گریجوایشن میں مقابلے کا معیار کم از کم فرسٹ ڈویژن تھا۔ میٹرک میں 12 طلباء اور 12 طالبات نے A1، انٹر میں 3 طالبات نے A1، 9 طالبات نے A گریڈ اور 2 طلباء نے A گریڈ حاصل کیا اور مقابلہ میں شامل ہوئے۔

عفیفہ نگہت بنت مکرم محمد صدیق بھٹی صاحب ایف ایس سی نے پری میڈیکل گروپ میں میرپور خاص بورڈ سے 884/1100 نمبر حاصل کئے اور انٹر میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کر کے اسکالرشپ ایوارڈ حاصل کیا۔ اسی طرح دو سٹوڈنٹس گریجوایشن اور پوسٹ گریجوایشن میں ایوارڈ کے حقدار ٹھہرے۔ مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس سٹوڈنٹس وقف نو کی تحریک میں شامل تھے۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 3 طالبات کو میڈیکل میں اور ایک طالب علم کو انجینئرنگ کالج میں ایڈمیشن ملا۔ حسب معمول امسال بھی ضلع میرپور خاص کے 10 طلباء کو جامعہ احمدیہ ربوہ۔ 3 طلباء کو مدرسۃ الظفر اور ایک طالب علم کو مدرسۃ الحفظ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ زندگیاں وقف کرنے والے طلباء میں 5 طلباء وقف نو کے ہیں۔

شعبہ تعلیم کی رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے ضلع میں اول، دوم اور سوم آنے والے طلباء کو نقد انعامات سندات اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ تقسیم کئے۔ جبکہ طالبات کو محترمہ امۃ الحی صدیقی صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب شہید نے انعامات تقسیم کئے۔ اس سادہ اور پروقار تقریب میں 300 سے زائد حاضری رہی۔ مہمان خصوصی نے تعلیم کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم کو سمجھنے کیلئے اور علم و معرفت حاصل کرنے کے لئے تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔ اللہ کرے ضلع میرپور خاص میں ناخواندگی ختم ہو جائے۔ آمین

مہمان خصوصی کے خطاب کے بعد دعا ہوئی اور تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے طلباء اور طالبات کو علمی میدان میں نمایاں کامیاب عطا فرمائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

۞ مکرم ڈاکٹر محمد جمیل الدین احمد صاحب آئی سپیشلسٹ کوٹلی آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم معین الدین چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری علیم الدین صاحب ایڈووکیٹ مرحوم ضلع کوٹلی لندن میں 4 جنوری کو انتقال کر گئے ان کی عمر 34 سال تھی وہ دو ماہ سے علیل تھے اور یونیورسٹی کالج لندن ہسپتال میں زیر علاج تھے باوجود ہر طرح کے میسر علاج کے الٰہی تقدیر غالب آئی اور ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ لندن میں نماز جنازہ کمال شفقت سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7 جنوری 2009ء کو پڑھائی جو ہمارے سارے خاندان کے لئے مرہم ہے مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ تعلیمی کیئریر بھی شاندار تھا گولڈ میڈلسٹ تھے۔ مرحوم کی میت 8 جنوری کو کوٹلی آزاد کشمیر پہنچی اور اسی دن تدفین ہوئی۔ نماز جنازہ مکرم مشہود احمد بھٹی صاحب مربی ضلع جہلم نے پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب امیر ضلع کوٹلی نے دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اور اہلیہ مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ کے علاوہ چھ بھائی خاکسار، مکرم انجینئر بشیر الدین صاحب، مکرم ظہیر الدین صاحب، مکرم نصیر الدین صاحب، مکرم نعیم الدین صاحب، مکرم زعیم الدین صاحب اور ایک بہن مکرمہ ڈاکٹر محمودہ علیم صاحبہ مقیم برطانیہ چھوڑی ہیں۔ مرحوم بفضل اللہ تعالیٰ مخلص اور خلافت احمدیہ کے شیدائی احمدی تھے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

## جامعہ احمدیہ میں داخلہ

۞ ہر اعلیٰ تعلیمی ادارہ میں داخلہ کیلئے تحریری اور زبانی امتحان لیا جاتا ہے۔ اسی طرح جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کیلئے بھی تحریری اور زبانی امتحان لیا جاتا ہے۔ لیکن یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے آنے والے طلباء خاطر خواہ تیاری کر کے نہیں آتے۔ جس کی وجہ سے داخلہ میں مشکل پیش آتی ہے۔ اندریں حالات ایسے واقفین نو جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ اس کے لئے ابھی سے بھرپور تیاری کریں۔ اس سلسلہ میں بعض رہنما اصول درج ذیل ہیں۔

1۔ طلباء کو قرآن کریم ناظرہ درست تلفظ کے ساتھ آنا چاہئے۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنی ضروری ہے۔ نیز مقامی مربیان اور معلمین کرام سے بھی تلفظ کی درستگی میں مدد لی جاسکتی ہے۔

2۔ اردو کو بہتر بنانے کے لئے الفضل باقاعدگی سے پڑھیں۔ جماعتی رسائل، خالد، تشحیذ وغیرہ بھی پڑھیں۔ ٹی وی پر باقاعدہ خبریں سنیں تاکہ عام معلومات کا معیار بھی بہتر ہو سکے۔ آپس میں اردو بول چال کو رواج دیں۔ نیز خوشخطی کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں۔

3۔ کتب حضرت مسیح موعود کا باقاعدہ مطالعہ کیا کریں۔

4۔ ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ باقاعدہ سنا کریں۔ اسی طرح حضور انور کی جامعہ احمدیہ کے طلباء کے ساتھ کلاسز اور وقف نو کلاسز وغیرہ باقاعدہ دیکھا کریں۔

5۔ انگلش کو بہتر بنانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ میٹرک لیول تک انگلش اور گرامر وغیرہ آنی چاہئے۔ اس کے لئے انگریزی اخبارات پڑھنے کی عادت ہونی چاہئے۔ نیز ٹی وی پر خبریں سننے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اسی طرح انگریزی خوشخطی کو بھی بہتر بنانے کی عادت ہے۔

6۔ بنیادی جماعتی تاریخ سے آگاہی ہونی چاہئے۔ نیز حضرت مسیح موعود کی سیرۃ وسوانح وغیرہ کے بارہ میں معلومات ہونی چاہئیں۔ اس سلسلہ میں کتابچہ دینی معلومات مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

7۔ واقفین نو کو اپنی عمر کے مطابق نصاب کی مکمل تیاری کرنی چاہئے۔ اس کے لئے نصاب وقف نو کی کلاسز میں شمولیت مفید ثابت ہوسکتی ہے۔

8۔ نماز پنجگانہ کا التزام کرنا چاہئے۔ نیز دعاؤں کی ضرورت ہونی چاہئے۔

9۔ تمام جماعتی پروگراموں، ذیلی تنظیموں کے پروگرام وغیرہ میں پوری بشاشت کے ساتھ حصہ لینا چاہئے۔

10۔ پانچ بنیادی اخلاق پر کاربند ہوں۔ قناعت کا مادہ ہونا چاہئے۔

(وکیل وقف نو)

## پینٹا گون

پینٹا گون دنیا کی سب سے بڑی آفس بلڈنگ ہے جس میں امریکہ کے محکمہ دفاع کے دفاتر موجود ہیں۔

یہ وسیع وعریض عمارت امریکی ریاست ورجینیا (Virginia) کے شہر آرلنگٹن (Arlington) میں دریائے پوٹومیک Potomak River کے کنارے پر واقع ہے۔

پینٹا گون کی تعمیر کا تصور ایک امریکی جنرل بریہن سمرویل نے پیش کیا تھا۔ ابتداء میں اس منصوبے کی زبردست مخالفت ہوئی لیکن جنرل سمرویل اس مخالفت سے قطعاً متاثر نہیں ہوا۔ ستمبر 1941ء میں اس عمارت کی تعمیر کا کام شروع ہوگیا۔ اس عمارت پر 8 کروڑ 30 لاکھ ڈالر لاگت آئی اور یہ 15 جنوری 1943ء کو پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

پینٹا گون کی عمارت، پانچ مساوی اضلاع پر مشتمل ہے۔ جن میں سے ہر ضلع 281 میٹر یا 921 فٹ طویل ہے۔ یہ عمارت پانچ منزلوں پر مشتمل ہے۔ جن کا مجموعی زمینی رقبہ 604000 مربع کلومیٹر یا 6,500,000 مربع فٹ ہے اس عمارت میں تقریباً 29 ہزار افراد کام کرتے ہیں اور ٹیلی فونز کی مجموعی تعداد 44 ہزار ہے۔ پینٹا گون کی عمارت فن تعمیر کا شاہکار ہے اور گینیز بک آف ریکارڈز کے مطابق دنیا کی سب سے بڑی آفس بلڈنگ ہے۔

2001ء میں 11 ستمبر کو ایک جہاز پینٹا گون کی عمارت سے ٹکرایا تھا۔

## امۃ المنان سکالرشپ

(برائے فائن آرٹس)

۞ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ساتھ امسال نظارت تعلیم کے تحت ایک اور سکالرشپ امۃ المنان سکالرشپ جاری کیا گیا ہے۔ یہ سکالرشپ صرف ان طالبات کے لئے ہوگا جنہوں نے امسال HEC سے منظور شدہ کسی ادارے میں بیچلر (فائن آرٹس) میں داخلہ لیا ہو۔ ہر سال دو طالبات کو یہ سکالرشپ دیا جائے گا۔ طالبات سے درخواست ہے کہ وہ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم اپنی درخواست مکرم صدر صاحب/مکرم امیر صاحب کی تصدیق، انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ کارڈ کی فوٹو کاپی، بیچلر (فائن آرٹس) میں داخلہ کا ثبوت کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال فرمائیں۔ یہ سکالر شپ صرف طالبات کے لئے ہے۔ درخواست بھجوانے کی تاریخ میں 15 فروری 2009ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ قواعد اور مزید تفصیلی معلومات نظارت تعلیم سے لی جاسکتی ہیں۔

فون نمبر: 047-6212473

(نظارت تعلیم)

## درخواست دعا

مکرم بشیر احمد شاہد صاحب اکاؤنٹنٹ نمائش کمیٹی کا انتڑیوں کی تکلیف کی وجہ سے میجر آپریشن ہوا ہے اور سرجیکل وارڈ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جسم میں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

مکرم میاں محمد اسحق صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 31 دسمبر 2008ء کی رات ٹھٹھہ سندرانہ نزد چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ میں ایک شدید ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں 6 چھ قیمتی جانیں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئیں۔ ان میں سے متعدد زخمی ہوئے جن میں ہمارے پیارے مرحوم بھائی مکرم محمد عارف قاسم صاحب کے بڑے بیٹے عزیزم محمد کامل مبشر صاحب بھی شدید زخمی ہوئے اور ان کی بائیں ٹانگ ٹخنے کے اوپر سے کٹوانی پڑی جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں تھا۔ احباب کرام کی خدمت میں جہاں اس حادثہ جان سے گزرنے والوں کیلئے دعائے مغفرت کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے وہاں زخمیوں کے لئے بھی نہایت عاجزی سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور جلد کامل صحت سے نوازے۔ آمین

مکرم قیصر محمود گوندل صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ سفینہ قیصر صاحبہ کی بیک بون میں شدید درد ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ نفیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا وقار احمد صاحب وفاقی کالونی لاہور کے دونوں گھٹنوں میں شدید درد رہتا ہے چلنے پھرنے میں مشکل ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ امۃ المجیب صاحبہ کریم پارک لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے خالو جان مکرم منیر احمد صاحب مقیم کینیڈا گزشتہ کئی ہفتوں سے پھیپھڑوں کے مرض میں مبتلا ہیں۔ جس کے باعث سانس لینے میں بہت تکلیف کا سامنا ہے۔ علاج کے بعد کچھ بہتر ہیں لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ان کو صحت اور تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

مکرمہ فائزہ کنول صاحبہ کریم پارک لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم بشارت احمد صاحب کریم پارک لاہور گزشتہ کئی ہفتوں سے پھیپھڑوں کے مرض میں مبتلا ہیں جس کے باعث سانس لینے میں بہت تکلیف کا سامنا ہے۔ علاج کے بعد اب کچھ بہتر ہیں لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ان کو صحت اور تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

مکرم محمد الیاس خان صاحب خان نیم پلیٹس لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ حفصہ الیاس صاحبہ کی انجیو گرافی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں مورخہ 10 جنوری 2009 کو ہوئی ہے چند دنوں تک دل کا بائی پاس متوقع ہے تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو مکمل صحت سے نوازے اور آپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اسی طرح میری اہلیہ کی بڑی بہن محترمہ نفیسہ طلعت سعید صاحبہ ملیر کراچی کی انجیو گرافی مورخہ 10 جنوری 2009ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ہوئی۔ ایک والو میں کچھ کمزوری ہے۔ احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## خبریں

### پاکستانی قیادت متحد ہو کر معیشت اور دفاع پر توجہ دے

سعودی عرب کے فرمانروا شاہ عبداللہ نے پاکستانی قیادت کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ ہم ہر طرح مدد کریں گے، پاکستانی قیادت متحد ہو کر معیشت اور دفاع پر توجہ دے، اختلافات بھلا کر پاکستان کو مستحکم بنایا جائے یہ اسلامی دنیا کی امیدوں کا مرکز ہے۔ پورا عالم اسلام چاہتا ہے کہ پاکستان مضبوط ہو۔ اس کی قیادت متحد ہو۔

### صدر اور وزیر اعظم کے اختیارات میں توازن کا فیصلہ پارلیمنٹ کرے گی

وزیر اعظم گیلانی نے کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم کے اختیارات میں توازن کا فیصلہ پارلیمنٹ کرے گی۔ ممبئی حملوں کی تفتیش کے نتائج سے بھارت کو آگاہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ 17 ویں ترمیم کے خاتمے کے بلوں کا جائزہ لینے کے لئے کمیٹی قائم کی جائے گی۔

### ربوہ میں طلوع وغروب 15۔جنوری

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:40 |
| طلوع آفتاب | 7:07 |
| زوال آفتاب | 12:18 |
| غروب آفتاب | 5:29 |


سردیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سرد ی کا زیادہ لگنا
عنبری
کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں
فی ڈبی 200 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

ربوہ آئی کلینک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، کرانک اور لاعلاج امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

سلطان آٹو سپیئر پارٹس + لقمان آٹو ورکشاپ
429D پاک ضحاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
042-8413804-0333-4232956
0333-4100733

Rehman Rubber Rollers
& Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Habeeb-ue-Rehman 0300-4113059
Qurashi Street (Raftar Goods Wali)
Akram Park,Band Road Lahore.
PH:7146613,7142340
Mobile: 0300-4113059,0345-4039635

FD-10

W.B
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Waqar Brothers Engineering Works
Corbide Daies Corbide parts
Silver Brose instruments.
Shop No.4 Shaheen Market Madni Road new Dhurm pura Mustfa Abad Lahore mob:0300-9428050

COMBINED
FABRICS LIMITED
MANUFACTURERS & EXPORTERS OF
QUALITY KNITTED GARMENTS
ATTA BUKSH ROAD (OFF BANK STOP)
17KM-FEROZEPUR ROAD, LAHORE
PAKISTAN
TEL:92-42-111-111-116 FAX:92-42-582-0112
Email: info@combinedfabrics.com
Web: www.combinedfabrics.com